بانی: مجتہد العصر محدث دوراں حضرت العلام حافظ محمد عبداللہ محدث روپڑی

بیاد: سلطان المناظرین حافظ عبدالقادر روپڑی

یداللہ علی الجماعۃ. ترمذی

لاجماعۃ الا بامارۃ. دارمی

ہفت روزہ

تنظیم اہلحدیث

لاہور

مدیر مسئول: حافظ محمد جاوید روپڑی

نگران اعلیٰ: حافظ عاصم اسعد روپڑی

جلد 54 | جمعۃ المبارک | 20 صفر، 1431ھ 5 تا 11 فروری 10ء | شمارہ 5 | فون: 7656730 فیکس: 7659847

قوت ایمان

ملک وقوم آج کل جن حالات سے گذر رہے ہیں وہ اہل درد سے مخفی نہیں اور ہر فرد بقدر شعور اس پر افسردہ اور دل گرفتہ ہے مستقبل کا حال تو اللہ علیم وخبیر ہی جانتا ہے لیکن آثار مایوس کن ہیں۔ دل دکھی اس بات پر ہے کہ عالمی سازشوں کی کامیابی ہمارے ہاتھوں ہوتی نظر آرہی ہے۔ اور ہماری سطح کے لوگ کڑھنے کے سوا اور کر بھی کیا سکتے ہیں؟ الا یہ کہ ہم اللہ تعالی کی کتاب پڑھیں، اس پر غور کریں اور اس پر عمل کریں تو شاید اللہ تعالی ہمارے حال پر رحم فرمادے اور ہمیں سیدھی راہ دکھادے۔

اللہ تبارک وتعالی نے سورۃ اعراف میں پچھلی امتوں، قوم نوحؑ، عاد، ثمود، قوم شعیبؑ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے،

ولو ان اھل القری امنوا واتقوا لفتحنا علیھم برکت من السمآء والارض ولکن کذبوا فاخذنھم بما کانوا یکسبون، ''اور اگران بستیوں کے لوگ مانتے اور ڈرتے تو ہم ضرور آسمان اور زمین سے ان پر برکتیں کھول دیتے لیکن انہوں نے جھٹلایا تب ہم نے ان کے کاموں کے سبب انہیں آ پکڑا''

اس آیت میں اللہ تبارک وتعالی نے اپنی برکات کے نزول کا باعث ایمان اور تقوی کو فرمایا اور اپنی پکڑ کا سبب اپنے احکامات کو جھٹلانا بتلایا۔

اس آیت کریمہ کے تناظر میں اگر ہم اپنا انفرادی اور ملی جائزہ لیں تو دیکھیں بات کہاں تک پہنچ چکی ہے ایمان جیسی نعمت میسر ہو تو انسان نیک عملی زندگی میں سرگرم رہتا ہے اور تقوی سے سرفراز ہو تو صغائر وکبائر سے ہمیشہ دامن محفوظ رکھنے کی کوشش میں لگا رہتا ہے ان دو نعمتوں کو اگر انسان اپنانے کی توفیق بارگاہ الہی سے طلب کرتا رہے تو اللہ تعالی یقیناً عطا فرماتا ہے اور اگر ان نعمتوں کے حصول کا شوق ہی نہ ہو، ان کے حاصل کرنے اور ان پر عمل پیرا رہنے کی تڑپ ہی نہ ہو تو انسان اللہ تعالی کے کیا احکام بجالائے گا اور ان پر عمل کی توفیق کیا طلب کرے گا اور اسی کا نام اللہ تعالی نے تکذیب ''جھٹلانا'' رکھا ہے۔

www.jaamia.info جامعہ اہل حدیث کا ویب سائٹ ایڈریس

مولانا عبداللطیف حلیم

کسی کے پیچھے دعا کرنے کی فضیلت

"وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ کَانَ یَقُوْلُ : دَعْوَۃُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لِاَخِیْہِ بِظَھْرِ الْغَیْبِ مُسْتَجَابَۃٌ عِنْدَ رَاْسِہٖ مَلَکٌ مُوَکَّلٌ کُلَّمَا دَعَا لِاَخِیْہِ بِخَیْرٍ قَالَ الْمَلَکُ الْمُوَکَّلُ بِہٖ اٰمِیْنَ. وَلَکَ بِمِثْلٍ."

[صحیح مسلم کتاب الذکر والدعاء باب فضل الدعا للمسلمین بظھر الغیب حدیث : ۲۷۳۳]

سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ مسلمان آدمی کی اپنے (مسلمان) بھائی کے لیے پیٹھ پیچھے دعا مقبول ہوتی ہے اس کے سرہانے ایک فرشتہ مقرر ہے وہ جب بھی اپنے بھائی کے لیے بھلائی کی دعا کرتا ہے تو اس پر مقرر فرشتہ کہتا ہے آمین۔ اے اللہ اس کی دعا قبول فرما اور تیرے لیے بھی اس کی مثل ہو رسول معظم ﷺ کی اس حدیث سے کئی باتیں واضح ہوتی ہیں

اولاً: مسلمان آدمی کی دعا دوسرے مسلمان کے لیے قبول ہوتی ہے۔

ثانیاً: اگر کوئی مسلمان اپنے کسی دوسرے مسلمان بھائی کے لیے دعا کرے تو اس کے پاس اللہ رب العزت کی طرف سے فرشتہ مقرر کر دیا جاتا ہے

ثالثاً: کسی کے لیے کی جانے والی دعا کتنی مبارک ہے کہ کرنے والے کے پاس فرشتہ مقرر کر دیا جاتا ہے۔

رابعاً: وہ فرشتہ اس دعا کرنے والے کے لیے دعا کرتا ہے کہ اے اللہ تو اسے بھی وہی عطا فرما دے جو یہ اپنے بھائی کے لیے مانگ رہا ہے

خامساً: دعا کرنے والے کو کتنا فائدہ ہے ایک تو اس کی دعا دوسرے کے حق میں قبول ہوتی ہے دوسرا فرشتہ اس کے لیے دعا کرتا ہے

سادساً: اللہ رب العزت کتنا مہربان ہے جو لمحات کوئی مسلمان کسی کے لیے دعا کرتے ہوئے گزارے اللہ رب العزت اس کے وہ لمحات رائیگاں نہیں جانے دیتا۔ سبحان اللہ

قرآن مجید میں مختلف مقامات پر اس کی ترغیب دلائی گئی ہے۔

وَالَّذِیْنَ جَآءُوْا مِنْ بَعْدِھِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ. [الحشر: ۱۰]

"اور (ان کے لیے) جو ان کے بعد آئے وہ کہتے ہیں اے ہمارے رب! ہمیں بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بخش دے جو ہم سے پہلے ایمان لائے۔" ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا:

وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِکَ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ. [محمد: ۱۹]

"اور اپنے گناہ کی بخشش مانگ اور مومن مردوں اور مومن عورتوں کے لیے۔"

ان آیات میں دوسروں کے لیے پیٹھ پیچھے مغفرت مانگنے کی تعلیم دی گئی ہے۔ جس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ کسی کی غیر موجودگی میں دعا کرنے کی کتنی فضیلت ہے۔

اللہ رب العزت ہمیں بھی یہ عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ہفت روزہ
تنظیم اہلحدیث
لاہور

مدیر مسئول
حافظ محمد جاوید روپڑی

جلد 54 ☆ شمارہ 5
20 صفر ☆ 1431ھ
5 فروری ☆ 2010ء
C.P.L - 104

فون: 7656730 / 7670968 فیکس: 7659847

ادار یہ

پروفیسر ڈاکٹر مزمل احسن شیخ

وَالْعُذْرُ عِنْدَ كِرَامِ النَّاسِ مَقْبُوْلٌ

کرام جمع ہے کریم کی معنی بزرگ، معزز، بڑا، عزت والا عذر کے معنی کسی الزام کو دور کرنے کے لیے کوئی وجہ پیش کرنا ہے۔ امام راغب کے الفاظ میں ایسی کوشش جس سے انسان اپنے گناہوں کو مٹا دینا چاہے۔ عذر کی تین قسمیں ہیں۔

1 فتنہ: انسان جھوٹ سے کام لے کر اس الزام یا گناہ ہی سے انکار کردے جیسے قرآن نے بیان کیا۔
ثُمَّ لَمْ تَكُنْ فِتْنَتُهُمْ اِلَّا اَنْ قَالُوا وَاللّٰهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِيْنَ. [سورۃ انعام: آیت ۲۳]
تو ان سے کچھ عذر نہ بن پڑے گا بجز اس کے کہ وہ یہ کہہ دیں اللہ کی قسم اے ہمارے رب ہم مشرک نہ تھے

2 تعذیر: جھوٹا بہانہ یا غلط وجہ پیش کرنا اسے قرآن نے عذر کہا
وَجَاءَ الْمُعَذِّرُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ لِيُؤْذَنَ لَهُمْ. [پ ۹ آیت: ۹۱] ”اور آئے اعرابی آپ کے پاس عذر (جھوٹا بہانہ) بناتے ہوئے کہ انہیں جہاد پر نہ جانے کی اجازت دی جائے (توبہ! توبہ)

3 عذر فی الواقعہ درست اور معقول ہو اس کے لیے قرآن مجید میں عذر اور معذرت کے الفاظ آئے ہیں۔ وَاِذْ قَالَتْ اُمَّةٌ مِّنْهُمْ لِمَ تَعِظُوْنَ قَوْمَا نِ اللّٰهُ مُهْلِكُهُمْ اَوْ مُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا قَالُوْا مَعْذِرَةً اِلٰى رَبِّكُمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ○ [پ ۷ آیت: ۱۶۴] ”اور جب ان میں سے ایک جماعت نے کہا کہ تم ایسے لوگوں کو کیوں وعظ کرتے ہو جنہیں اللہ تعالیٰ ہلاک کرنے والا یا عذاب دینے والا ہے تو انہوں نے کہا (ہم یہ وعظ و نصیحت اس لیے کرتے ہیں تاکہ) تمہارے رب کے سامنے معذرت پیش کر سکیں اور عجب نہیں کہ وہ لوگ (وعظ کے نتیجے میں) پرہیزگاری اختیار کرلیں یعنی اللہ کے عذاب سے ڈر کر گناہوں سے توبہ کرلیں اس تحریر کا ماحصل یہ ہے کہ درست اور معقول وجہ پیش کرنے کے لیے عذر اور معذرت کے الفاظ استعمال کرتے ہیں جب کہ جھوٹا بہانہ بنانے کے لیے تعذیر اور الزام سے یکسر انکار کردینے کے لیے فتنہ کا لفظ آیا ہے۔ [بحوالہ مترادفات القرآن، مولانا عبدالرحمٰن کیلانیؒ صفحہ 234,233]

امام غزالی نے تحریر فرمایا تھا:

وَمَا مِنْ كَاتِبٍ اِلَّا سَيَفْنٰى — وَيَبْقَى الدَّهْرَ مَا كَتَبَتْ يَدَاهُ
فَلَا تَكْتُبْ بِكَفِّكَ غَيْرَ شَيْئٍ — يَسُرُّكَ فِي الْقِيٰمَةِ اَنْ تَرَاهُ

”اور ہر لکھنے والا عنقریب فنا ہو جائے گا مگر جو کچھ اس نے لکھا ہے وہ ہمیشہ باقی رہے گا لہٰذا تیرے ہاتھ سے ہمیشہ ایسی شے تحریر ہو جسے تو قیامت کے دن دیکھے تو تو خوش ہو جائے۔“ [تنظیم اہلحدیث کے سابقہ

مجلس ادارت

مدیر اعلیٰ: شیخ الحدیث حافظ عبدالغفار روپڑی
مدیر : پروفیسر ڈاکٹر مزمل احسن شیخ
مدیر انتظامی : حافظ عبدالوہاب روپڑی
نائب مدیر انتظامی: مولانا محمد جابر حسین
معاون مدیر : مولانا عبداللطیف حلیم
مینجر : شہادت طور
0300-4583187
کمپوزنگ/ڈیزائننگ : حافظ محسن یوسف
0321-4025503

فہرست

اداریہ	3
الاستفتاء	5
تفسیر سورۃ آل عمران	10
میثاق مدینہ	13
تعارفی سلسلہ	16
جماعتی خبریں	19

زرتعاون

فی پرچہ - 7 روپے
سالانہ - 300 روپے
بیرون ممالک 200 ریال (امریکی 50 ڈالر)

مقام اشاعت

ہفت روزہ ”تنظیم اہلحدیث“ رحمٰن گلی نمبر 5
چوک دالگراں لاہور 54000

شمارے 4/54 میں الحمد للہ کو الحمداللہ (ال حمد اللہ) غلط کمپوز کیا گیا کیوں کہ الحمد اللہ میں للہ سے پہلے الف نہ ہے مال خزانہ پاس ہے تیرے کو مل خزانہ یعنی مال کو مل بنادیا۔ اس میں تو گنجائش شاید نکل آئے کہ مل میں مال ہی ہوتا ہے اور مل ہوتی ہے دل نہیں ہوتا۔ بعض سخاوتیں کرتے کرتے مقروض ہوجاتے ہیں حالانکہ مقروض کی بخشش نہیں چاہے 70 کی شفاعت کرنے والا شہید ہی کیوں نہ ہو۔ یُغْفَرُ کُلُّ الذَّنْبِ اِلاَّ الدَّیْن یعنی شہید کے قرضے (حقوق العباد) کے علاوہ کل گناہ بخش دیے جاتے ہیں سب سے بڑا مسئلہ اس اداریے میں یہ ہوا کہ بزرگ جناب علی ہجویریؒ کے حوالے سے ان کی خدمات کے اعتراف سے پہلے 8 باتیں تحریر کی گئیں جو ایک ہندو "سنگھ" نامی کی کتاب کے حوالے سے نظریہ پاکستان قیام پاکستان اور استحکام پاکستان کے خلاف ان ہندوؤں کا منصوبہ ہے اور نوائے وقت میں شائع ہوا تھا تاکہ ہم اس بھیانک فتنے سے اپنے جان و مال عزت و آبرو ایمان پاکستان اور عالم اسلام کا بچاؤ کرلیں۔ آیئے اب ہندوؤں کے ان 8 منصوبوں سے پہلے جو تحریر ہے اس پر مکرر ایک نظر ڈال لیں۔

حسن اعمال سے خالی نظر آیا کردار ہم نے یہ جبہ و دستار جہاں تک دیکھے

آپس میں رواداری سے پیش آئیں قانون کی بالادستی، عدل کی پاسداری آپ کا شعار ہونا چاہیے اپنے آپ کو قانون سے بالاتر سمجھنا ایک مسلم کے لیے ممکن نہ ہے یہاں سے آگے وہ تحریر جو کمپوزنگ کی غلطی سے شائع نہ ہو سکی جس سے ایک بھیانک فتنہ (اللہ نہ کرے) برپا ہو سکتا ہے۔ کیونکہ دشمنان دین ملک و ملت کوئی بہانہ بھی ہاتھ سے نہیں جانے دیتے۔ اَلْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ کسی کی جان لینے سے زیادہ اور شدید ترین خطرناک فتنہ ہوتا ہے۔ اللہ ہم سب کو محفوظ و مامون و مصئون رکھے۔ ہمیں اللہ پاک نے رسول پاک کے ذریعے قرآن پاک میں حکم دیا ہے۔ یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْآ اِنْ جَآءَ کُمْ فَاسِقٌ بِنَبَاٍ فَتَبَیَّنُوْا.

اے ایمان والو! اگر تمہارے پاس کوئی فاسق کوئی خبر لے کر آئے تو اس کی تحقیق کر لیا کرو. نبا وہ خاص چیز جس کا سننے والے کی ذات سے تعلق ہو اور وہ اس پر اثر انداز ہو سکتا ہو۔ نیز نبا: کا تعلق مستقبل اور مابعد الطبیعیات سے بھی ہو سکتا ہے مدینے کے ایک بزرگ کے پاس ایک شخص پہنچا اور کہا "حضرت فلاں! آدمی آپ کے بارے میں عجب عجب باتیں کہتا ہے" پوچھا" کیا گالیاں دیتا ہے؟ اس نے بتایا" یہی بات ہے"۔ فرمایا" چلو اس کے پاس چلتے ہیں" وہ آدمی سمجھا کہ اب دونوں میں خوب ٹھنے گی۔" وہاں صورت حال ہی اور ہوئی بزرگ نے اس شخص سے صرف یہ کہا" میں صرف یہ کہنے آیا ہوں اگر آپ جو کچھ میرے بارے میں کہتے ہیں سچ ہے تو اللہ میری مغفرت کرے ورنہ اگر آپ نے جھوٹ کہا ہے تو پھر میں یہی کہوں گا کہ اللہ آپ کی مغفرت کرے۔" اور پھر وہاں سے چل دیے یہ بزرگ جناب زین العابدینؒ سیدنا حسین ابن علی رضی اللہ عنہما کے فرزند دلبند تھے۔

تو آیئے! اس فتنے سے بچنے کے لیے اور بچانے کے لیے اپنے آپ کو تیار کرلیں۔ ہنود (ہندو) گائے کے پجاری ہیں اور یہود اہل کتاب ہونے کے باوجود بچھڑے کے پجاری اور اسرائیل میں ہیں جب کہ ہنود ہندوستان (اکھنڈ بھارت کے دعوے دار) ہیں انہوں نے ہندو ذہن میں یہ زہر ہلاہل انڈیلنا شروع کردیا ہے۔ تاکہ نہ مسلمان رہے اور نہ پاکستان (دشمنوں کے منہ میں خاک) پاکستان رہے اللہ نے چاہا تو پاکستان ابدالاباد تک رہے گا پاکستان کا مطلب ہے لاالہ الااللہ جب تک سورج چاند رہے گا پاکستان شاد باد رہے گا۔ سنگھ کی بدبختی کی انتہا یہ ہے کہ وہ ہندو پروٹوکول کا اظہار خبث باطن کے ساتھ ان نکات کے ساتھ کر رہا ہے۔ [اعاذنا اللہ منہم]

1: ہندو مسلمانوں کے علاقوں اور ملکوں میں فحاشی پھیلانے کی بھرپور کوشش کریں۔

2: ہندو مسلمان گھرانوں میں ملازمت اختیار کرکے ان کی عورتوں کے ساتھ جنسی تعلقات پیدا کریں تاکہ مسلمان گھرانوں میں ہندو بچے پیدا ہوں۔

3: ہندو اسرائیل کا ساتھ دیں کیوں کہ وہ مسلمانوں کا دشمن ہے۔

4: جو ہندو مسلم اداروں میں ملازم ہیں ان اداروں کو نقصان پہنچا کر برباد کریں۔

5: جو ہندو ہسپتالوں میں ملازم ہیں وہ ہر نوزائیدہ بچے کے کان میں "ہری اوم" کہیں۔

6: ہندو مسلمانوں کے ساتھ دوستی کا لبادہ اوڑھ کر با اعتماد بن کر ان کی پیٹھ میں چھرا گھونپیں۔

7: ہندو غیر مسلموں کو مسلمانوں کے خلاف بھڑکائیں۔

8: ہندوؤں کو مسلمانوں کے اندر نشہ خوری اور رنڈی بازی پھیلانی چاہیے۔

گزشتہ شمارے کی نامکمل ناقص تحریر سے جو غلط فہمی یا مغالطہ ہوا ہے اس کے سبب ہم اللہ سے معافی کے طالب ہیں اور اپنی کوتاہی پر نادم ہیں۔ آپ بھی اللہ کے حضور ہمارے لیے دعا کریں تاکہ ایسی کوتاہی کا آئندہ اعادہ نہ ہونے پائے۔ والعذر عند کرام الناس مقبول کا مطلب یہی ہے کہ معزز بزرگ معذرت کو شرف قبولیت بخشتے ہیں۔ لہٰذا آپ سب بھی ہم سے درگذر فرمائیں اللہ ہمارے سب کے حال پر رحم فرمائے۔ آمین

الاستفتاء

مفتی عبیداللہ خاں عفیف
بانی مسجد امۃ العزیز اہلحدیث رحمت ٹاؤن

جشن عید میلاد مروجہ کا شرعی حکم

(قسط:......1)

سوال: ہر سال ماہ ربیع الاول کے ابتدائی ۱۲ دنوں میں ہمارے پاکستان میں عشق رسول کے مقدس اور مطلوب ولولے کے تحت سیرت رسول ﷺ کے عنوان سے جلسوں کا انتظام اور میلاد کی محافل کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ ۱۲ ربیع الاول کو حکومت کی طرف سے پورے ملک میں چھٹی ہوتی ہے۔ چراغاں کا سماں بندھتا ہے۔ مختلف الوان کے دستر خوان بچھائے جاتے ہیں۔ واعظوں اور نعت خوانوں کے وارے نیارے ہوتے ہیں۔ کعبۃ اللہ اور روضہ اقدس کی تشبیہوں کا طواف کیا جاتا ہے۔ عربی لباس کا سوانگ بھرا جاتا ہے۔ مرد و زن کے ٹھٹھ لگتے ہیں۔ ٹرالیوں، ٹرکوں، اونٹ گاڑیوں، بھینسا گاڑیوں اور گدھا گاڑیوں کو زرق برق بینروں۔ جھنڈوں اور پھولوں کے ہاروں سے سجایا جاتا ہے اور ان پر بے فکرے بڑے، چھوٹے اور لڑکے بالے سوار نعتیں پڑھتے۔ گانے گاتے، ریکارڈنگ کرتے، ناچتے تھرکتے، دھمال ڈالتے اور لڈی مچاتے ہوئے جلوس نکالتے ہیں اور ان جلوسوں پر عطر چھڑکا جاتا ہے۔ لوبان اور اگر کی دھونیوں کا اہتمام بھی ہوتا ہے۔ اور اس جشن پر کروڑوں روپے خرچ ہوتے ہیں اور ستم یہ کہ قوم کے نونہالوں کو بھیک مانگنے کا عادی بنایا جاتا ہے۔ اس سلسلہ میں میرے ذہن میں درزذیل سوال انگڑائیاں لے رہے ہیں۔

1: محبت رسول کے تقاضے کیا ہیں؟ 2: حکومت اور عوام الناس کا یوں جشن منانا مسنون اور ماثور عملی ہے؟ 3: کیا عہد رسالت علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام، عہد صحابہ رضی اللہ عنہ، سلف صالحین، ائمہ اربعہ اور فقہاء محدثین نے بھی اس عید میلاد کا کوئی اہتمام فرمایا تھا یا اس کا حکم دیا تھا؟ 4: اسلام میں کتنی عیدیں ہیں؟ 5: ۱۲ ربیع الاول کو عید میلاد منانے کا یہ طریقہ کب شروع اور اس کی طرح ڈالنے والے کون اور کیسے لوگ تھے۔ امید ہے آپ اولین فرصت میں میری راہنمائی فرمائیں گے۔ سائل: محمد خان نجیب

الجواب الحمدللہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی لاسیما علی رسولنا محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین:

محبت کا شرعی معیار:

حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی سچی محبت اور تعظیم نہ صرف ایمان کا جزو لاینفک ہے بلکہ بلاشبہ فرض عین ہے اور آپ کی غیر مشروط پیروی نجات اخروی کے لیے شرط لازم ہے، مگر رسول اللہ ﷺ کی سچی محبت اور سچی عقیدت کا شرعی معیار اور اس کے اظہار کا شرعی طریقہ صرف اور صرف یہ ہے کہ ہم اپنے ظاہر اور باطن میں اور اپنی زندگی کے ہر ایک شعبہ میں رسول اللہ ﷺ کے اسوۂ حسنہ کی غیر مشروط اطاعت اور پیروی بجالائیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

1۔ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۔ [آل عمران: ۳۱]

"تو اے (رسول ﷺ) کہہ دے کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ معاف فرما دے گا، اللہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔"

2: قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ۔ [آل عمران: ۳۲] "تو کہہ دے اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرو پھر اگر وہ (اس سے) منہ پھیر لیں تو کافر اللہ کو نہیں بھاتے۔"

3۔ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُو اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا۔ [الاحزاب: ۲۱]

"اے مسلمانو! تم کو رسول اللہ ﷺ کی پیروی کرنی ہے جو ان لوگوں کے لیے اچھی ہے جو اللہ تعالیٰ اور قیامت سے ڈرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کو بکثرت یاد کرتے ہیں۔"

4۔ اسوہ حسنہ رسول اللہ ﷺ کی پیروی کا دوسرا نام ہے جیسا کہ فرمایا:

وَمَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ۔ [الحشر: ۷]

"اور جو کچھ رسول اللہ ﷺ تم کو دیں اسے لے لو اور جس سے منع کردیں اس سے رک جاؤ، اللہ سے ڈرو بلاشبہ اللہ سخت عذاب والا ہے۔"

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ حدیث میں ہے:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يَكُوْنَ هَوَاهُ تَبَعًا لِمَا جِئْتُ بِهٖ۔ [رواہ فی شرح السنة وقال النووی فی اربعینہ ھذا حدیث صحیح رویناہ فی کتاب الحجة باسناد صحیح مشکوٰۃ المصابیح ص ۳۰ ج ۱]

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک

وہ اپنی ہر ایک خواہش کو میری لائی ہوئی شریعت کے تابع نہ کر دے۔"

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِي فَقَدْ اَحَبَّنِي وَمَنْ اَحَبَّنِي كَانَ مَعِي فِي الْجَنَّةِ۔

[رواہ الترمذی، مشکوٰۃ المصابیح ج ۱ ص ۳۰]

"کہ جو شخص میری سنت سے محبت رکھتا ہے وہ مجھ سے محبت رکھتا ہے اور جو مجھ سے محبت رکھے وہ میرے ساتھ جنت میں داخل ہوگا۔"

اس تفصیل سے یہ نیر روشن کی طرح واضح ہوا کہ آپ کے اسوۂ حسنہ کی پیروی آپ کی محبت کا دوسرا نام ہے اور محبت رسول ﷺ درحقیقت پیروی رسول کا نقش ثانی ہے دوسرے اسلوب میں ہم یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ عشق رسول ﷺ کے اظہار کے سلسلہ میں وہی انداز نیکی اور وہی کاوش مسنون عمل ہوگا جس کی سند شریعت میں موجود ہو اور ہر وہ کاوش اور ہر وہ انداز جس کی شریعت میں سند نہ ہو تو ہم اسے محبت رسول کے نام سے تعبیر نہیں کر سکتے۔ گو بادی النظر میں وہ کاوش اور انداز کتنا ہی حسین، پرکشش، دلفریب، شیفتگی کا نمونہ و وارفتگی کا مظہر ہو۔

اللہ سعدی کا بھلا کرے کتنی پتہ کی بات فرما گئے ہیں۔

مپندار سعدی کہ راہ صفا
تواں رفت جز در پے مصطفیٰ

جواب ثانی و ثالث:

عوام الناس اور حکومت کا یہ اہتمام اور جشن مسنون ہے اور نہ ماثور بلکہ احداث فی الدین اور مداخلت فی الشرع اور دین کامل میں اضافہ کے مترادف ہے یعنی سراسر بدعت اور یار لوگوں کی معاشی حرکات کا شاخسانہ اور کارستانی ہے۔ جس کی شریعت میں قطعاً کوئی اصل موجود نہیں جبکہ یہ یوم میلاد خود صاحب میلاد یعنی رسول اللہ ﷺ کی حیات طیبہ میں قبل از بعثت چالیس دفعہ، بعد از بعثت مکی حیات میں ۱۳ تیرہ دفعہ اور بعد از ہجرت ۱۰ دفعہ اور آپ کی وفات حسرت آیات تک مجموعی طور پر یہ روز مسعود ۶۳ دفعہ ضوفگن ہوا تھا۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی خلافت بلافصل میں دوبار، خلافت فاروق اعظمؓ میں یہ یوم مبارک ۱۱ گیارہ بار عالمتاب ہوا، خلافت عثمان غنیؓ میں ۱۲ دفعہ اور خلافت علیؓ میں ۵ مرتبہ اور خلافت معاویہؓ میں بیس مرتبہ یہ یوم میلاد جلوہ گر ہوا اور آخری صحابی حضرت ابو طفیل عامر بن واثلہ لیثیؓ کی وفات تک یہ روز راحت افروز ایک سو تریسٹھ ۱۶۳ بار جلوہ افروز ہوا، پھر امام ابو حنیفہ کی حیات میں ستر دفعہ اور ان کی وفات تک اس روز مقدس نے ۲۰۳ چکر لگائے۔

امام مالک کی حیات میں ۸۶ مرتبہ اور ان کی وفات تک اس روز سعید کو ۲۳۲ مرتبہ آنا ہوا، حضرت امام شافعی کی حیات مستعار میں چون بار اور وفات تک اس روز میمنت افروز نے ۲۵۷ چکر لگائے اور تبع تابعین کے آخری دور تک ۲۷۲ مرتبہ اس یوم میلاد کا ورود مسعود ہوا اور اسی طرح امام اہل سنت احمد بن حنبلؒ کی حیات میں ستتر دفعہ اور ان کی وفات تک اس روز مسرت افروز نے ۲۹۴ پھیرے لگائے، امیر المومنین فی الحدیث رئیس الفقہاء امام محمد بن اسماعیل البخاری کی حیات میں ۶۲ دفعہ اور ان کی تاریخ وفات تک یہ روز دل آویز ۳۰۹ دفعہ آیا گیا۔

رسول اللہ ﷺ کی ولادت باسعادت اور ظہور قدسی سے لے کر امام بخاری کی وفات تک گرامی قدر خلفاء راشدین تبع تابعین، ائمہ مجتہدین کی حیات کی الگ الگ اور مجموعی گنتی کے اظہار اور شمار سے ہمارا مقصود صرف آپ کو یہ حقیقت باور کرانا ہے کہ ایسا ہرگز نہیں ہوا کہ یہ دن آپ ﷺ کی حیات طیبہ میں صرف ایک دو دفعہ آیا ہو اور آپ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کسی دوسری ہنگامی صورت حال سے دوچار ہونے کی وجہ سے اس دن کے اہتمام اور اس کو عید کے طور منانے کی طرف دھیان نہ دے سکے ہوں اور نہ ہمارے قابل فخر سلف صالحین اتنے کم کوش اور دون ہمت تھے کہ انہوں نے جان بوجھ کر اس دن میں کوئی دلچسپی نہ لے کر معاذ اللہ کسی سرد مہری کا مظاہرہ کیا ہو۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ اگر اس دن کی کوئی دینی اہمیت کوئی شرعی حیثیت ہوتی یا پھر عیدین کی طرح یہ دن بھی تیسری عید اور اسلامی تہوار ہوتا اور جشن کی صورت میں عشق رسول کی شہادت اور شناخت ہوتا تو ہمارے خلفاء راشدین، سلف صالحین اور فقہاء محدثین نہ صرف اس دن کو عید کی طرح ضرور مناتے بلکہ ہمارے لیے اس تیسری عید کے احکام و فضائل اور طریقہ کار بھی ضرور بیان فرماتے مگر ایسی کوئی راہنمائی حدیث، سیرت اور فقہ کی کتابوں میں کہیں بھی منقول اور دستیاب نہیں۔ جب صورت حال یہ ہے اور یقیناً ہے تو اب گھونگھٹ کیسا؟ اس لیے ہم سنجیدگی سے کہتے ہیں اور ڈنکے کی چوٹ کہتے ہیں کہ یہ نام نہاد عید میلاد اور اس کے تمام تکلفات سراسر بدعت اور کامل و مکمل دین اسلام میں اضافہ کی نامعقول اور مجرمانہ جسارت ہے۔

جس کی قطعاً ضرورت نہیں اور کسی بڑے سے بڑے فقیہ یا امام کو دین میں ذرہ بھر اضافہ کرنے کا حق حاصل نہیں کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے کوئی دینی امر ایسا نہیں چھوڑا جس کی آپ ﷺ نے ہر طرح سے اکمل اور اتم طور پر باحسن وجوہ تبلیغ نہ فرمائی ہو۔ جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

ما ترکت من شیء یقربکم الی الجنة الا وقد

حدثتکم به وما من شیء یبعدکم عن النار الا وقد حدثتکم به

[رواه الطبرانی فی المعجم الکبیر ج۳ ص۱۶۲ من حدیث ابی ذر بلفظ قریب منه ورواه الامام الشافعی فی الرسالة]

من حدیث المطلب بن حنطب رقم ۲۸۹ رساله امام شافعی تحقیق احمد شاکر ص۹۳ تا ۱۰۲ کتاب علاقة الاثبات والتفویض رضا بن نعسان یعطی ص ۵]

میں نے کوئی ایسی چیز نہیں چھوڑی جو تم کو جنت کے قریب کرنے والی ہو مگر میں اس کو بیان کر چکا ہوں اور اسی طرح ہر وہ چیز جو تم کو جہنم سے دور کرنے والی تھی مگر میں اس کو بھی بتا چکا ہوں۔

بدعت کی لغوی اور شرعی تعریف:

اب لگے ہاتھوں بدعت کی تعریف بھی ملاحظہ فرماتے چلئے علامہ مجدالدین فیروزآبادی المتوفی ۸۱۶ھ لفظ بدعت کی تعریف میں لکھتے ہیں:

بدعت بالکسرة الحدث فی الدین بعد الاکمال اوما استحدث بعد النبی ﷺ من الاھواء والاعمال۔

[قاموس ج۳ ص۳]

"بدعت (کسرہ کے ساتھ) ایسی چیز کو کہا جاتا ہے جو تکمیل دین کے بعد نکالی گئی ہو یا وہ چیز جو نبی ﷺ کے بعد نفسانی خواہشات اور اعمال کی شکل میں ظہور پذیر ہو"

امام محمد بن ابوبکر الرازی اپنی کتاب مختار الصحاح میں لفظ بدعت پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

والبدعة الحدث فی الدین بعد الاکمال [ص۲۸۰]

"بدعت اکمال دین کے بعد اس میں احداث (نئی رسم نکالنے) کا نام ہے۔"

مولانا وحید الزمان قاسمی حنفی بدعت کی تعریف یوں کرتے ہیں

البدعة کسی نمونہ کے بغیر بنی ہوئی چیز۔ [قاموس الوحید صفحہ 153]

امام ابوزکریا یحییٰ بن شرف نووی المتوفی ۶۷۶ھ رقمطراز ہیں:

ھی کل شیء عمل علی غیر مثال سابق۔

[شرح مسلم للنواوی ج۱ ص ۲۸۵]

"یعنی ہر وہ چیز بدعت کہلاتی ہے جو کسی سابقہ نمونہ کے بغیر تیار کی جائے۔"

امام ابواسحاق شاطبی المتوفی ۷۹۰ھ بدعت کی لغوی تعریف ان الفاظ میں کرتے ہیں: واصل مادة "بدع" للاختراع علی غیر مثال سابق ومنه قول الله تعالیٰ (بَدِیعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ) [بقرہ:۱۱۷] ای مخترعها من غیر مثال سابق متقدم و قوله تعالیٰ (قل ما کنت بدعا من الرسل) [الاحقاف آیت ۹]

ای ما کنت اول من جاء بالرسالة من الله الی العباد بل تقدمنی کثیر من الرسل، ویقال ابتدع فلان بدعة یعنی ابتدأ طریقة لم یسبقه الیها سابق۔ [الاعتصام الباب الاول ج۱ ص ۳۶]

اصل مادہ اس کا بدع ہے جس کا مفہوم کسی سابق نمونے کے بغیر کسی چیز کا ایجاد کرنا ہے اور اسی سے ہے اللہ تعالیٰ کا فرمان "بَدِیعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ" یعنی آسمانوں اور زمین کو کسی سابق نمونے کے بغیر پیدا کرنے والا اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد قُلْ مَا کُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ یعنی میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسالت لے کر آنے والا پہلا آدمی نہیں بلکہ مجھ سے پہلے بھی بہت سے نبی تشریف لا چکے ہیں اسی طرح جب کہا جاتا ہے ابتدع فلان بدعة تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس نے ایسا طریقہ شروع کیا جس کی طرف پہلے کسی آدمی نے سبقت نہیں کی۔

امام مجدالدین فیروز آبادی، علامہ محمد بن ابوبکر رازی، امام نووی، شاطبی وغیرہم ائمہ لغات کی توضیحات سے واضح ہوا کہ بدعت کا مفہوم یہ ہے کہ کسی ایسی چیز کو ایجاد کرنا جس کی مثال یا نمونہ پہلے سے موجود نہ ہو۔

بدعت کی شرعی تعریف:

امام ابواسحاق شاطبیؒ المتوفی ۷۹۰ھ بدعت کی شرعی تعریف یوں ارقام فرماتے ہیں: طریقة فی الدین مخترعة تضاهی الشرعیة یقصد بالسلوک علیها المبالغة فی التعبد لله سبحانه وتعالیٰ

[الاعتصام للشاطبی ص۱۹، ج۱]

یعنی دین اسلام میں ایسا نو ایجاد طریقہ جو سنت کے مشابہ ہو اور اس پر کرنے سے اللہ کی عبادت میں مبالغہ مقصود ہو۔

فقیہ ابونجیم مصری ملقب بابی حنیفة الثانی ومحرر مذہب النعمانی کنز الدقائق کی شرح البحر الرائق میں لکھتے ہیں:

البدعة ما احدث علی خلاف الحق المتلقی من رسول الله ﷺ من علم او عمل او حال بنوع شبهة واستحسان وجعل دینا قویما وصراطا مستقیما۔

" کہ بدعت وہ نو ایجاد رسم ہے جو رسول اللہ ﷺ سے حاصل شدہ صحیح اعتقاد وعمل اور طرز عمل کے برعکس کسی شبہ کی بنیاد پر اچھی جان کر ایجاد کی جائے اور اس کو عین دین اور صراط مستقیم تصور کرلیا گیا ہو۔"

مفتی محمد شفیع حنفی کراچوی لکھتے ہیں۔ بدعت لغت میں ہر نئے کام کو کہتے ہیں خواہ عادت ہو یا عبادت اور معنی شرعی بدعت کے یہ ہیں کہ دین میں کسی کام کا زیادہ کرنا یا کم کرنا جو قرن صحابہ، تابعین کے بعد ہوا اور نبی کریم ﷺ سے اس کے کرنے کی اجازت منقول نہ ہو، نہ قولاً نہ فعلاً، صراحۃً نہ اشارۃً ھذا ملخص مافی الطریقة المحمدیة وھو اجمع مارأیت من تعریف البدعة البریقة شرح الطریقة المحمدیة۔

[ص ۱۲۸ ج ا، فتاویٰ دارالعلوم دیوبند ج ۲ ص ۱۶۴]

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ متوفی ۷۲۸ھ بدعت کی تعریف میں رقمطراز ہیں دین میں ہر اس نو ایجاد طریقہ عبادت کو بدعت کہتے ہیں جو زیادہ ثواب حاصل کرنے کی نیت سے رسول اللہ ﷺ اور خلفاء راشدین کے بعد اختیار کیا گیا ہو اور رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کے عہد میں اس کا داعیہ اور سبب موجود ہو اور مانع موجود نہ ہو اس کے باوصف وہ طریقہ نہ قولاً نہ فعلاً نہ صراحۃً نہ اشارۃً نہ رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہو اور نہ صحابہ سے ثابت ہو۔

شیخ فخر الدین الفریحی لکھتے ہیں:

الحدث فی الدین وما لیس له اصل فی کتاب وسنة وانما سمیت بدعة لان قائلها ابتدعها هو نفسه۔

[مجمع البحرین ج ٤ ص ۲۹۸ و ۲۹۹]

"بدعت دین میں کسی نو ایجاد چیز کو کہتے ہیں، جس کی کتاب وسنت میں اصل نہ ہو اور اس کو بدعت اس لیے کہا جاتا ہے اس کے قائل نے اسے بذات خود اختراع کیا ہے۔"

امام ابن کثیر ۷۷۴ھ ارقام فرماتے ہیں:

(بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ) کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کو کسی سابق مثال اور نمونے کے بغیر پیدا کرنے والا ہے اور یہی لغوی تقاضا ہے اس لیے کہ لغت میں ہر ایک نئی چیز کو بدعت کہا جاتا ہے پھر بدعت کی دو قسمیں بیان کرتے ہیں:

والبدعة علی قسمین: تارة تکون بدعة شرعیة کقوله فان کل محدثة بدعة و کل بدعة ضلالة و تارة تکون بدعة لغویة کقول امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی الله عنه عن جمعه ایاهم علی صلوة التراویح واستمرارهم نعمة البدعة هذه۔

[تفسیر ابن کثیر ج ۱ ص ۱۷۲]

بدعت کی دو قسمیں ہیں:

1۔ بدعت شرعی جیسا کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ ہر نئی چیز بدعت اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

2۔ بدعت لغوی: حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ کا لوگوں کو اکٹھے کر کے انہیں ہمیشہ با جماعت نماز تراویح کا حکم دے کر فرمایا کہ یہ کیا ہی اچھی بدعت ہے۔ امام عبدالرحمٰن بن شہاب المعروف ابن رجبؒ رقمطراز ہیں:

والمراد بالبدعة: ما احدث مما لا اصل له فی الشریعة یدل علیه فاما ما کان له اصل من الشرع یدل علیه فلیس ببدعة شرعا وان کان بدعة لغة۔[جامع العلوم والحکم ج ۲ ص ۱۲۷]

بدعت سے مراد وہ نو ایجاد چیز ہے جس کی شریعت میں کوئی بنیاد نہ ہو جو اس پر دلالت کرے تاہم جس کی شریعت میں کوئی بنیاد (اصل) ہو جو اس پر دلالت کرے وہ شرعاً بدعت نہیں۔ اگرچہ وہ لغت کے اعتبار سے بدعت ہو۔

ان ائمہ کرام اور فقیہ ابو نجیم مصری اور مفتی محمد شفیع کراچوی حنفی علماء کی تصریحات سے پتہ چلا کہ ہر وہ نیا کام جسے ثواب اور عبادت سمجھ کر دین میں داخل کر لیا گیا ہو وہ بدعت ہے اور شریعت اسلامیہ کی رو سے مردود ہے۔

علامہ بدرالدین عینی حنفیؒ بدعت کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

بدعة هی مالم یکن له اصل فی الکتاب والسنة وقیل اظهار شیء لم یکن فی عهد رسول الله ﷺ ولا فی زمن الصحابة رضی الله عنه عمدة القاری شرح صحیح البخاری جلد۔

"بدعت دین میں ہر اس نئے کام کو کہا جاتا ہے جس کا اصل قرآن وحدیث میں موجود نہ ہو، دوسرا قول یہ بھی ہے بدعت وہ چیز ہے جس کا اظہار رسول اللہ ﷺ اور حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کے عہد میں نہ ہوا ہو۔"

اس کی دلیل:

اب اس بدعت کی دلیل ملاحظہ فرمائیے:

عن عائشة رضی الله عنها قالت قال النبی ﷺ من احدث فی امرنا هذا مالیس منه فهو رد۔[صحیح البخاری باب اذا اصطلحوا علی صلح جور فالصلح مردود ج ۱ ص ۳۷۱ و صحیح مسلم کتاب الاقضیة باب نقض الاحکام الباطلة ورد محدثات الامور ج ۲ ص ۷۷ و مسند احمد ج ٦، حدیث رقم ۲٤۰۷۳، ۲۷۰۰۰، ابوداود باب لزوم السنة، کتاب السنة ج ص ابن ماجه ج ۱ ص ۳]

جس نے ہمارے دین میں کوئی نئی بات ایجاد کی جو اس میں نہیں وہ مردود ہے۔

صحیح مسلم میں اس حدیث کے الفاظ یوں ہیں:

من عمل عملا ليس عليه امرنا فهورد۔ [جلدا]

”کہ جس نے کوئی ایسا عمل کیا ہے جس پر ہمارا امر نہیں وہ مردود ہے۔“

امام محی السنۃ البغوی نے اس حدیث کو ان الفاظ سے روایت کیا ہے:

عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من احدث في ديننا ما ليس منه فهورد۔ [شرح السنة باب رد البدع والا هواء، ج ۱ ح ۲۱۱ ص ۱۰۳ مطبع بيروت ج ا ص ۱۴۴]

حافظ ابن رجب لکھتے ہیں کہ اس حدیث کے بعض الفاظ میں في امرنا هذا کی جگہ صریح الفاظ میں دین کا لفظ دیننا بھی مروی ہے وفي بعض الفاظه من احدث في ديننا فهورد۔ [جامع العلوم وج ۱ الحكم ص ۴۲]

یعنی اس حدیث میں امرنا کی تفسیر ”دیننا“ سے ہے کہ جس نے کوئی ایسا عمل کیا جو ہمارے دین میں شامل نہیں وہ مردود ہے۔

ہر بدعت گمراہی:

عن جابر بن عبدالله رضى الله عنه كان رسول الله ﷺ اذا خطب ...... يقول اما بعد فان خير الحديث كتاب الله وخير الهدى هدى محمد ﷺ وشر الامور محدثاتها وكل بدعة ضلالة۔ [الحديث، صحيح مسلم فصل في الخطبة والصلواة قصداً كتاب الجمعة ج ا ص ۳۸۴ و ۳۸۵ و سنن ابن ماجة باب البدع والجدل ج ا ص ۲]

حضرت جابر بن عبداللہ رسول اللہ ﷺ کا خطبہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اما بعد کے بعد فرماتے بے شک بہترین حدیث اللہ کی کتاب ہے اور بہترین ہدایت محمد ﷺ کی ہدایت ہے اور کاموں میں بدترین کام وہ ہیں جو نوایجاد شدہ ہیں اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

ہر گمراہی دوزخ میں لے جانے والی ہے:

الشیخ سلیم بن عید الہلالی سنن الدارمی کے حوالہ سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فتویٰ ذکر کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا:

كل بدعة ضلالة وان رآها الناس حسنة۔

[البدعة واثرها السيئ في الامة ص ۱۴]

کہ ہر بدعت گمراہی ہے اگرچہ لوگ اس کو اچھا سمجھیں۔

حضرت ابن عمر کے اس فتویٰ سے ثابت ہوا کہ لوگوں کی غیر شرعی پسند شرعاً معتبر ہے اور نہ دین ہے۔ کیونکہ بدعت دین میں اضافہ کے مترادف ہے اور اس کو اچھا جانتا گویا رسول اللہ ﷺ کو تبلیغ رسالت میں خائن قرار دینا ہے۔

امام مالک فرماتے ہیں: من ابتدع في الاسلام بدعة ويرآها حسنة فقد زعم ان محمدا ﷺ خان في الرسالة لان الله يقول، اليوم اكملت لكم دينكم واتممت عليكم نعمتي ورضيت لكم الاسلام دينا۔ [كتاب الاعتصام للشاطبي ج ۱ ص ۲۷ و ج ۲ ص ۱۵۰]

جو شخص اسلام میں بدعت ایجاد کرتا ہے اور اس کو اچھا یعنی کار ثواب سمجھتا ہے وہ گویا یہ دعویٰ کرتا ہے کہ محمد ﷺ نے معاذ اللہ تبلیغ رسالت میں خیانت کی ہے کہ پورا دین بیان نہیں فرمایا، جبکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آج (عرفہ) کے دن، میں نے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لیے اسلام کو بطور دین پسند کیا۔ امام مالک آخر میں بڑے پتے کی بات کہہ گئے ہیں فرماتے ہیں: فمالم يكن يومئذ دينا فلا يكون اليوم دينا۔ [الاعتصام ج ا ص ۲۸ و ج ۲ ص ۱۵۰]

کہ جو رسم و رواج رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کے عہد میں داخل دین نہ تھا وہ آج بھی دین نہیں بن سکتا۔ وہ دین اس لیے نہیں بن سکتا کہ اگر وہ نیکی یا ثواب ہوتا تو صحابہ کرام اس پر ضرور عمل پیرا ہوتے اور جو نیکی صحابہ سے منقول نہیں، وہ دراصل نیکی ہی نہیں وہ بدعت محض اور احداث في الدين ہے گو بظاہر کتنی ہی دل کش، کتنی ہی حسین اور جاذب نظر ہو۔ کیونکہ صحابہ کرام نے عبادت وطاعت اور نیکیوں کو سمیٹنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی، صحابہ کرام نے عبادت وطاعت اور نیکیوں کو سمیٹنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: كل عبادة لم يتعبدها اصحاب رسول الله ﷺ فلا تتعبدوها فان الاول لم يدع للآخر مقالا فاتقوا الله يامعشر المسلمين وخذوا بطريق من كان قبلكم۔

[الاعتصام شاطبی ج ا ص ۳۱]

یعنی ہر وہ عبادت (نیکی وغیرہ) جو صحابہ کرام نے نہیں کی وہ تم بھی نہ کرو کیونکہ صحابہ کرام نے رضوان اللہ علیہم اجمعین نے پچھلوں کے لیے کچھ کہنے کی کوئی گنجائش نہیں چھوڑی جس کو یہ پورا کریں اے مسلمانو! اللہ سے ڈرو اور صحابہ کے طریق کو اختیار کرو۔ ☆......☆......☆

سورۃ آل عمران

(قسط نمبر 14) حافظ عبدالوہاب روپڑی (فاضل ام القریٰ مکہ مکرمہ)

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُدْعَوْنَ اِلٰى كِتٰبِ اللّٰهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ وَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ○ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ وَغَرَّهُمْ فِيْ دِيْنِهِمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ○ فَكَيْفَ اِذَا جَمَعْنٰهُمْ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ○

کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنہیں کتاب کا ایک حصہ دیا گیا؟ وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کی طرف بلائے جاتے ہیں تا کہ وہ ان کے درمیان (عدل وانصاف سے) فیصلہ کرے پھر ان میں سے ایک گروہ منہ پھیر لیتا ہے اس حال میں کہ وہ (حق کو سمجھ لینے کے بعد اس سے) اعراض کرنے والے ہیں۔

(ان کے اعراض کی) بنیادی وجہ یہ ہے کہ ان کا دعویٰ ہے کہ ہمیں تو صرف چند دن ہی آگ چھوئے گی ان کے دین (باطل نظریات) نے انہیں دھوکے میں ڈال رکھا ہے۔ (جس کے سبب) تھے وہ جھوٹ باندھتے۔

چنانچہ اس دن ان کی کیسی حالت ہوگی جس دن ہم انہیں جمع کرینگے (اور وہ ایسا دن ہے کہ) جن کے آنے میں کوئی شک نہیں اور ہر شخص کو اپنے اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائیگا۔ اور ان پر کوئی ظلم نہیں کیا جائیگا۔

مشکل الفاظ کے معانی:

نَصِيْبًا: ایک حصہ

يَتَوَلّٰى: پھر جاتا ہے

لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ: ہرگز نہ چھوئے گی ہمیں آگ

مَعْدُوْدٰتٍ: گنتی کے (چند دن)

غَرَّهُمْ: دھوکے میں ڈال دیا انہیں

يَفْتَرُوْنَ: وہ جھوٹ باندھتے ہیں

وُفِّيَتْ: پورا پورا دیا جائیگا

ماقبل سے مناسبت:

سابقہ آیات میں یہود کی بری عادات کا تذکرہ تھا اس مقام پر بھی رسول اللہ ﷺ کو خطاب کر کے بطور تعجب یہودیوں کی بری عادات یعنی تکبر اور غرور کی بنا پر اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتاب تورات کے فیصلے کو رد کرنا اور خود کو انبیاء کی طرف منسوب بھی کرنا اور قیامت کے دن عذاب سے نجات پانے کا گمان بھی رکھنا کا رد کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں جزا اور نجات کا سبب صرف اعمال صالحہ ہی ہیں حسب اور نسب کی اللہ تعالیٰ کے ہاں کوئی اہمیت نہیں۔

شان نزول:

ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ یہودیوں کے مدرسے "بیت المدارس" میں موجود یہودیوں کی ایک جماعت کے پاس تشریف لائے آپ ﷺ نے انہیں توحید باری تعالیٰ کی طرف دعوت دی نعمان بن عمرو اور حارث بن یزید کہنے لگے۔ اے محمد ﷺ! آپ کس دین پر ہیں نبی ﷺ نے فرمایا "عَلٰى مِلَّةِ اِبْرَاهِيْمَ وَدِيْنِهٖ" ملت ابراہیم اور ان کے دین پر ہوں۔

وہ کہنے لگے کہ ابراہیمؑ تو یہودی تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "فَهَلُمَّا اِلَى التَّوْرَاةِ فَهِيَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ" آؤ تورات ہی کو ہم اپنے اور تمہارے درمیان فیصل بنا لیتے ہیں۔ لیکن ان دونوں نے اس سے انکار کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُدْعَوْنَ اِلٰى كِتٰبِ اللّٰهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ" الٰی آخرہ کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنہیں کتاب کا ایک حصہ دیا گیا؟ وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کی طرف بلائے جاتے ہیں تا کہ وہ ان کے درمیان (عدل وانصاف سے) فیصلہ کرے پھر ان میں سے ایک گروہ منہ

پھیر لیتا ہے اس حال میں کہ وہ (حق سے) اعراض کرنے والے ہیں الی آخرہ۔ [تفسیر ابن ابی حاتم سورۃ آل عمران پارہ ۳ آیت نمبر ۲۴،۲۳ جلد ۲ ص ۱۲۳]

التوضیح:

"اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُدْعَوْنَ اِلٰى كِتٰبِ اللّٰهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ وَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ"

اللہ تعالیٰ نے اہل کتاب کے متضاد طرز عمل کا اظہار بطور تعجب فرماتے ہوئے ان بری عادات کا تذکرہ کیا ہے کہ جب انہیں کسی بھی معاملہ میں کتاب اللہ کو فیصل بنانے کی دعوت دی جاتی ہے وہ اس سے تہی دامن اختیار کرتے ہوئے منہ پھیر لیتے ہیں حالانکہ وہ اپنے آپ کو اہل کتاب بھی کہتے ہیں۔

اہل کتاب میں یہود اور انصاری شامل ہیں کیونکہ یہودیوں کو کتاب کا بعض حصہ توراۃ کی شکل میں اور انصاری کو کتاب کا بعض حصہ انجیل کی شکل میں عطا کیا گیا تھا لیکن وہ اس کو ذاتی عناد، تعصب اور ضد کی بنا پر ماننے کے لیے تیار نہیں تھے اسی طرح قرآن مجید بھی اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب اور توراۃ وانجیل کی تصدیق کرنے والی ہے اس کے باوجود اپنی زندگی میں اپنے مسائل کا حل اور فیصلہ کتاب اللہ سے کروانے کے حق میں نہیں اور ان کی یہ روش اس ایمان کے بھی منافی ہے کہ جس میں یہ بعض کتاب کے ساتھ ایمان لانے کا دعوی کیا کرتے تھے۔

بعض اہل اسلام کا شرعی احکام سے اعراض:

موجودہ دور میں بعض لوگ خود مسلمان ہونے کا دعوی بھی کرتے ہیں اور اپنی زندگی سے قانون الٰہی کو مکمل طور پر باہر نکال دیتے ہیں اور بعینہٖ ہی وہ یہود و نصاریٰ والا موقف اختیار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے غضب کو دعوت دیتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ اس دوہرے معیار کی سخت تردید کرتے ہوئے اہل ایمان کی صفات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جب بھی ان کو کوئی شرعی حکم اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول ﷺ کی جانب سے ملے تو وہ فوراً اسے خوش دلی سے تسلیم کرنے کے لیے تیار ہو جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "اِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اَنْ يَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ" جب بھی مومنوں کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے فیصلے کی طرف بلایا جاتا تو وہ کہتے کہ ہم نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے احکام کو خوش دلی سے من وعن تسلیم کر لیا حقیقی کامیاب بھی لوگ ہیں [سورۃ النور پ ۱۸ آیت ۵۱]

"ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ"

اہل کتاب کے متضاد موقف کی وجہ:

اللہ تعالیٰ نے اہل کتاب کے متضاد موقف (توراۃ اور انجیل پر ایمان لانے کا دعوی اور کتاب اللہ کے حکم کو نہ ماننا) اپنانے کی وجہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ انہیں روز قیامت اللہ تعالیٰ کے عدل وانصاف پر یقین کامل نہیں تھا بلکہ وہ کہا کرتے تھے کہ چند دن جہنم میں سزا پانے کے بعد ہمیں چھوڑ دیا جائیگا ان ایام کی تعداد ثابت نہیں بعض نے چالیس دن کہا ہے کیونکہ چالیس دن انہوں نے بچھڑے کی عبادت کی تھی لیکن یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ ایک دل میں دو باتیں جمع نہیں ہو سکتی اللہ تعالیٰ کے ہاں پیش ہونے اور اس کے عدل وانصاف پر پختہ اعتقاد۔ انسان اپنے دل میں خوف الٰہی کو پانے کے باوجود اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے احکام کا نفاذ اپنی زندگی میں نہ کرے۔

"وَغَرَّهُمْ فِيْ دِيْنِهِمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ"

اہل کتاب کے باطل اور بے بنیاد تصورات نے انہیں دھوکے اور فریب میں ڈال دیا جیسا کہ حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ اہل کتاب کا یہ دعوی تھا "نحن ابناء اللہ و احباءہ" کہ ہم تو اللہ تعالیٰ کے بیٹے اور اس کے محبوب ہیں۔ [تفسیر ابن ابی حاتم ج ۲ ص ۱۲۴]

لہذا ہم کیونکر دوزخ میں جائینگے اگر گئے بھی تو ایک مختصر مدت کے بعد نکال کر جنت میں داخل کر دیئے جائینگے۔ انہی باطل نظریات نے انہیں دھوکے اور فریب میں مبتلا کر رکھا ہے۔ افسوس! اسی فریب اور خوش فہمی نے آج امت محمدیہ کی غالب اکثریت کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا ہے کوئی اپنے حسب ونسب کو کامیابی کی دلیل سمجھتا ہے تو کوئی اپنے مذہبی پیشواؤں کی اندھی تقلید کو۔

"فَكَيْفَ اِذَا جَمَعْنٰهُمْ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ"

یہاں اللہ تعالیٰ نے اس قسم کے باطل عقائد ونظریات کے حامل لوگوں کو ڈراتے اور تنبیہ کرتے ہوئے فرمایا کہ آج تو یہ ان خوش فہمیوں میں مگن ہو کر حق سے اعراض کیئے ہوئے ہیں لیکن اس وقت ان کی کسمپرسی کا کیا حال ہوگا کہ جس دن اللہ تعالیٰ انہیں بدلہ دینے کے لیے میدان محشر میں جمع کرے گا اور اس دن کے آنے میں شک وشبہ کی کوئی گنجائش ہے ہی نہیں اور اس دن نہ تو کسی کا حسب ونسب کام آئیگا اور نہ ہی عہدہ اس دن تو صرف ایمان واخلاص اور نیک اعمال ہی اللہ تعالیٰ کی رحمت کا باعث بنیں گے اور رحمت الٰہی انسان کو اللہ تعالیٰ کے غضب سے بچا سکے گی۔

اور جن لوگوں کے شرک وکفر کی راہ کو اختیار کرتے ہوئے صراط

مستقیم سے اعراض کیا اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھا، اللہ تعالیٰ کے انبیاء اور علماء حق کو ناحق قتل کیا ان ظالموں کو اپنے تمام اعمال کا حساب دینا پڑے گا اور اپنے گناہ کی سزا بھگتنی پڑے گی۔ اور یہ سارا کا سارا معاملہ عدل و انصاف پر مبنی ہوگا کسی جان پر ظلم نہ کیا جائیگا۔

آیت سے اخذ شدہ مسائل:

(۱) اہل کتاب نے اللہ تعالیٰ کی کتاب کو ماننے کا انکار کرتے ہوئے حق سے اعراض کی راہ کو اپنایا۔

(۲) اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کو تمام معاملات میں فیصل تسلیم کرنا اہل ایمان کی خوبی ہے۔

(۳) اہل کتاب خود کو اللہ تعالیٰ کے بیٹے اور محبوب بھی کہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے احکام کو تسلیم کرنے سے انکار بھی کرتے ہیں۔

(۴) یہودیوں کا یہ عقیدہ بالکل باطل اور بے بنیاد تھا کہ اگر ہم جہنم میں گئے بھی تو انتہائی مختصر سی مدت کے لیے جائینگے۔

(۵) خود ساختہ دین شروع سے ہی قوموں کی تباہی اور ہلاکت کا باعث بنا۔

(۶) روز قیامت ساری مخلوق اللہ تعالیٰ کے پاس حساب و کتاب کے لیے جمع ہوگی۔

(۷) روز قیامت میں شک و شبہ کی گنجائش بھی موجود نہیں۔

(۸) ہر جان کو روز قیامت اس کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائیگا۔

(۹) قیامت کے دن فیصلے عدل و انصاف کے عین معیار کے مطابق ہوں گے کسی پر ظلم نہ کیا جائیگا۔

☆..........☆..........☆

اگر کہیں ضرورت ہو تو

ہمارے پاس پنجابی، اردو زبان کے بہترین خطباء موجود ہیں، اگر کہیں ضرورت ہو تو درج ذیل نمبرز پر رابطہ کریں:

0300-4583187 / 0300-6478142

''تنظیم اہلحدیث'' میں اشتہارات دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔ [ادارہ]

''سات اشتہارات کا مکمل سیٹ مفت منگوائیں''

ادارہ تبلیغ اسلام جام پور کی طرف سے اہل حدیث کے امتیازی مسائل پر مشتمل درج ذیل سات اشتہارات کا مکمل سیٹ مفت زیر تقسیم ہے۔

(۱) کیا اللہ کے سوا کوئی اور مشکل حل کرنے پر قادر ہے؟ ایک سوال کی دس شکلیں!

(۲) نماز میں پاؤں سے پاؤں ملانے اور سینے پر ہاتھ باندھنے کا ثبوت!

(۳) نماز روزہ کے محمدی دائمی اوقات! (۴) اہمیت نماز اور بے نماز کا انجام!

(۵) سورۃ فاتحہ خلف الامام! (۶) آمین بالجہر کا ثبوت! (۷) اثبات رفع الیدین!

ملک بھر کی تمام مساجد اہل حدیث کے منتظمین حضرات مذکورہ بالا مکمل سیٹ بالکل مفت منگوائیں اور فریم کروا کر اپنے اپنے زیر انتظام مساجد میں آویزاں کریں۔

نوٹ: فریم کروا کر آویزاں کرنے کا تحریری وعدہ آنا ضروری ہے۔ (ڈاک خرچ ادارہ خود برداشت کریگا)

محمد یلیین راہی مدیر ادارہ تبلیغ اسلام جام پور ضلع راجن پور ڈویژن ڈیرہ غازی خان

فون: 0333-8556473 0604-567218

علمائے اہلحدیث سے تعارفی سلسلہ 75

گفتگو: حکیم محمد یحییٰ عزیز ڈاہروی

آج کی نشست کے مہمان

حافظ محمد ادریس انجم (ایک معذور محنتی شخص کی داستانِ حیات)

سوال: حافظ صاحب آپ کا نام، تاریخ پیدائش اور جائے ولادت کہاں ہے؟

جواب: میرا نام محمد ادریس انجم بن شیخ عبدالعزیز بن محمد دین ہے، میری پیدائش 26 اپریل 1965 چک نمبر 18 نزد کوٹ رادھا کشن ضلع قصور میں ہوئی۔

سوال: آپ نے اپنے والدین کو کیسا پایا؟

جواب: والدین اگرچہ ان پڑھ تے جنہوں نے صرف سادہ قرآن مجید ہی پڑھا تھا مگر والدین دین دار لوگوں سے تعلق اور خصوصا سلطان المناظرین حافظ عبدالقادر روپڑیؒ، شیخ القرآن مولانا محمد حسین شیخوپوریؒ مناظر اسلام حافظ محمد ابراہیم کمیرپوریؒ مولانا صوفی محمد عبداللہ ماموں کانجن جیسے علمائے کرام کے خطبات و مواعظ سے بہت متاثر تھے۔ اس لیے وہ فضول رہنا کسی سے ناجائز لڑائی جھگڑا کرنا اور گریا پر لعن طعن جیسی بری باتوں سے ہمیشہ دور رہے ہیں۔

سوال: آپ کی عصری و دینی تعلیم کتنی ہے؟

جواب: میں نے عصری تعلیم مڈل تک اور اس کے ساتھ قرآن پاک کو مکمل حفظ اور ترجمے کے ساتھ پڑھ رکھا ہے حفظ قرآن پاک کی سعادت میں نے صرف پانچ ماہ میں حاصل کی دوران بیماری۔

سوال: آپ نے دینی حوالے سے کن علماء سے رہنمائی حاصل کی؟

جواب: مولانا محمد حسین شاہ، مولانا عبدالرشید لنگوی اور شیخ الحدیث مولانا عطاء اللہ حنیف سے رہنمائی حاصل کی یہی ہمارے اساتذہ ہیں۔

سوال: آپ کو بچپن میں کونسی کھیلیں پسند تھیں اور پڑھائی میں کیسے تھے؟

جواب: مجھے جو بھی کھیل میسر آیا وہ کھیلتا رہا ہوں البتہ پڑھائی میں درمیانے درجے کا طالب علم تھا۔

سوال: آپ کے زیر مطالعہ عام طور پر کون کون سی کتب رہتی ہیں۔

جواب: تفسیر ابن کثیر، الرحیق المختوم، تاریخ اسلام، صحاح ستہ شریف وغیرہ۔

سوال: آپ کل کتنے بہن اور بھائی ہیں؟

جواب: ہماری تین بہنیں اور ہم کل چار بھائی ہیں۔

سوال: آپ کو حادثہ کب اور کیسے پیش آیا؟

جواب: میں بھٹہ خشت مد کے دھاری والا میں بطور منشی ملازم تھا میری شادی کے لیے نسبت ہوئے ایک گزرا تھا رمضان المبارک کے فوری بعد شادی کا پروگرام تھا مگر اللہ کریم کو کچھ اور ہی منظور تھا میں 17 رمضان المبارک کی صبح 1987 کو موٹر سائیکل پر گھر سے نکلا راستے میں بھگیار مارگاؤں کے قریب آگے سے آنے والے ٹریکٹر ٹرالی کے ساتھ ٹکر ہوئی اور میرے اوپر سے ٹرالی گزری جس کی وجہ سے میری ریڑھ کی ہڈی ٹوٹ گئی علاج معالجہ کے سلسلہ میں مجھے مختلف ہسپتالوں میں زیر علاج رکھا گیا مگر ڈاکٹروں کی تمام تر کاوشوں کے باوجود میری ریڑھ کی ہڈی کا مسئلہ حل نہ ہوسکا اور میں بطور مریض اس وقت سے تا حال اپنے گھر کی بیٹھک میں صاحب فراش ہوں۔

سوال: حادثہ کے بعد دوران بیماری بچوں کو قرآن پاک کی تعلیم دینے کا خیال کیسے آیا؟

جواب: حادثہ کے ٹھیک ایک سال بعد مجھے اللہ تعالیٰ نے ہمت دی میں بطور اپنے لیے صدقہ جاریہ صبح وشام چھوٹے چھوٹے گلی محلہ کے بچے اور بچیوں کو قرآن پاک کی تعلیم کا آغاز کیا تقریبا عرصہ 20 سال بنتا ہے جو کہ تا حال جاری ہے یہ خدمت فی سبیل اللہ جاری وساری ہے۔

سوال: بچوں کو قرآن پاک کی تعلیم کے ساتھ ساتھ آپ دکانداری کا سلسلہ کیوں شروع کیا تھا؟

جواب: میں نہیں چاہتا تھا کہ معذور ہونے کے ناطے سے اپنے والدین کے اوپر بوجھ بنوں میں نے جنرل سٹور کی طرز پر دکان کا آغاز کیا اس سے مجھے آمدنی کے ساتھ جو سب سے زیادہ فائدہ یہ ہوا کہ میرا وقت ضائع نہیں ہوا بطور مصروفیت صبح وشام کے لیل ونہار گزرتے رہے۔

سوال: آپکو قرآن مجید کا ترجمہ پڑھنے اور حفظ کرنے کی ترغیب کس نے دی؟

جواب: ہر کام اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہوتا ہے میں تو اس قابل نہیں تھا مگر اللہ تعالیٰ نے میرے اوپر اپنا خاص فضل فرمایا ایک دن مجھے قرآن مجید کا ترجمہ پڑھنے کا خیال آیا اور یہ دن بدن بڑھتا گیا میں نے مقامی مولانا عبدالرشید لنگوی صاحب سے گھر آکر پڑھانے کا وقت لیا انہوں نے میرے اوپر

شفقت فرماتے ہوئے مجھے گھر آکر پڑھانے کی حامی بھری ان کی جدوجہد میں بالا آخر پڑھنے میں جب کامیاب ہوا پھر مجھے قرآن حفظ کرنے کی جستجو ہوئی میں نے اپنی چھوٹی ہمشیرہ سے بات کی وہ مجھ سے بلاناغہ قرآن پاک کا سبق سنتی تھی میں نے دن رات محنت اور شوق سے پڑھنا شروع کیا آپ حیران ہوں گے میں نے صرف 5 ماہ کے قلیل عرصہ میں مکمل حفظ کرلیا الحمدللہ یہ بھی میرے اوپر اللہ کریم کا خاص فضل ہوا ہے۔

سوال: آپ کی اکیڈمی کا کیا نام ہے اور آپ کے تلامذہ کن شعبہ جات میں سرگرم عمل ہیں؟

جواب: مجھے بچوں کی تدریس ترجمہ کی سعادت اور دکانداری سے تجربہ میں یہ بات کہ میں بڑی کلاسوں کو بھی پڑھا سکتا ہوں میں نے میٹرک ایف اے کے طلباء طالبات کو انگلش کے علاوہ تمام مضامین پڑھانے کا آغاز کردیا اور ٹھیک ایک سال بعد ہی بی اے اور ایم اے کی کلاسز کو بھی تعلیم دینے کا سلسلہ شروع کردیا۔ محمدی اکیڈمی کے نام سے یہ معروف ہے میں اکیڈمی سے ہر بچے سے اس کی استطاعت کے مطابق ٹیوشن فیس وصول کرتا ہوں۔ جب تمام کلاسز جاری ہوں تو تقریباً ایک ماہ کی آمدن دس ہزار ہوتی ہے اگر سال کی مجموعی اوسط نکالیں ہر ماہ تین چار ہزار کی آمدن ہو جاتی ہے۔ میرے تلامذہ نادرا آفس، ریلوے اسٹیشن ماسٹر اور اکثر طلباء طالبات سکول و کالجز کے اندر بطور مدرس تعلیمی صورت میں اپنی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

سوال: آپ کو داڑھی رکھنے کا خیال کیسے آیا؟ اور عمرے کی سعادت کب حاصل ہوئی؟

جواب: میں جب قرآن مجید کا ترجمہ مکمل کیا اور شیخ الحدیث مولانا عطاء اللہ حنیف سے احادیث نبویہ کی تدریس کا آغاز اور مطالعہ شروع کیا تو مجھے اس عظیم سنت نبوی ﷺ کو اپنانے کا دل میں شوق پیدا ہوا اور میں نے خودی پختہ عزم کے ساتھ داڑھی رکھ لی ہے عمرے کی سعادت اللہ تعالیٰ نے مجھے جون 2005 کو دی اس سلسلہ میں میرے بڑے شیخ محمد صدیق نے میرے ساتھ تعاون کیا ہے اور دوسرے بھائی شیخ عبداللطیف کی رہنمائی میں میں نے اس سعادت کی تکمیل کی دونوں بھائیوں کے لیے ہمہ وقت دعا گو ہوں۔

سوال: علمائے کرام اور دینی مدارس میں زیر تعلیم طلباء کے لیے آپ کا کیا پیغام ہے؟

جواب: دعوت دینے کا کام تو ہر دور میں ہی مشکل رہا مگر آج تو دور حاضر کا تمام طاغوت متحد ہو کر امت مسلمہ اور دین اسلام کی تعلیمات کو مسخ کرنے پر تلا ہوا ہے اس نے مغربی ذرائع وابلاغ کی صورت میں ثقافتی یلغار کی ایسی بھرمار کردی ہے کہ جس کے مقابلے میں دین اسلام کے پرچار کے لیے ہمارا کردار ناکافی ہے آپ مطالعہ کی عادت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے دنیا کے ہر مذہب کی تعلیمات کا رد قرآن وحدیث کی صورت میں عوام الناس کے سامنے پیش کرتے ہیں اور دینی طلباء اپنے اساتذہ کا ادب واحترام کرتے ہوئے اپنے لیے وقت کو قیمتی سمجھیں اور یکسوئی سے اپنی دینی وعصری تعلیم کو مکمل کریں۔

سوال: آج عالم اسلام پریشان کن حالات میں ہے اسکی بنیادی وجوہ کیا ہیں؟

جواب: طاغوت کا بے جا خوف، باہمی بے اتفاقی، عقیدہ توحید میں کمی، جہاد سے عدم دلچسپی وغیرہ۔

سوال: عالم کفر پر غلبہ رکھنے کے لیے امت مسلمہ کو کیا کرنا چاہیے؟

جواب: قرآن وحدیث کی تعلیمات کے مطابق اپنی دنیاوی وسیاسی امور کو سرانجام دیں خدمت خلق کو اپنے اوپر لازم سمجھیں اور اپنے ملک میں ہر اسلامی ملک کا سربراہ نظام اسلام کو نافذ کرے۔

سوال: کیا اسرائیل کی حکومت سے امت مسلمہ تعلقات استوار رکھ سکتی ہے؟

جواب: قرآن وحدیث کی تعلیمات میں سے جو رہنمائی ملتی ہے وہ ہمارے لیے کافی ہے۔ البتہ جو اسرائیل نے مظلوم فلسطینی عوام پر دہشت گردی کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے اس کی روک تھام کے لیے عالم اسلام کو اپنا کردار ضرور ادا کرنا چاہیے۔

سوال: پاکستان میں اسلامی نظام حکومت کی راہ کیسے ہموار ہو سکتی ہے؟

جواب: اس سلسلہ میں اگر ہمارا نظام تعلیم اور علمائے کرام دین اسلام کی روشنی میں ایک مشترکہ نصاب تعلیم وتربیت دے کر نئی نسل کی حقیقی معنوں میں تربیت کریں تو ضرور ہمیں یہ منزل حاصل ہو سکتی ہے۔

سوال: پاکستان میں فرقہ واریت امن کی راہ کیسے اختیار کر سکی ہے؟

جواب: پڑھے لکھے طبقے پر محنت کی ضرورت ہے قرآن وحدیث کا لٹریچر عام فہم زبان میں شائع کر کے عام کیا جائے اور کسی فرقے پر بلاضرورت تنقید مناسب نہیں۔

سوال: سیاسی طور پر مسلک اہلحدیث کو کس پہلو کو اختیار کرنا چاہیے؟

جواب: سیاسی طور پر بھی ہمیں اپنا کردار ادا کرنا چاہیے مگر اپنا پلیٹ فارم الگ ہونا چاہیے سیاست کی خاطر باقی دینی معاملات کو بھی پس وپشت نہیں ڈالنا چاہیے۔

سوال: مسلک اہلحدیث کی مجلس عمل کیسے فعال رہ سکتی ہے؟

جواب: اس مجلس میں ہماری ہر چھوٹی بڑی جماعت کو نمائندگی کا حق دیا جائے ہماری مساجد اور علماء کے حوالے سے جتنے بھی اہم معاملات اور دیگر سیاسی امور کو بھی اسی پلیٹ فارم میں لا کر حل کرنے کی ضرورت ہے۔

سوال: حافظ عبدالقادر روپڑیؒ اور ان کے رفقاء عمل کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: حضرت حافظ مرحوم اوران کے رفقاء کی جدوجہد قابل فخر ہے آج

وطن عزیز میں مسلک اہلحدیث کا ہر طرف چرچا ہے انہی کی محنت اور جدوجہد کا ثمر ہے اللہ تعالیٰ ہمیں ماضی کے اپنے اسلاف کی طرز پر محنت کرنے کی ہمت سے نوازے۔ آمین

سوال: عصر حاضر میں قرآن وحدیث کی آواز کو عالم اسلام میں مؤثر رکھنے کے لیے مواصلات کو اختیار کرنا چاہیے؟

جواب: عالم کفر کی ثقافتی یلغار کے سامنے رکاوٹ بننے اور دین اسلام کی تعلیمات کے پرچار کے لیے ہمیں ذرائع ابلاغ سے استفادہ کرنے کی ضرورت ہے۔

سوال: موجودہ دور میں علمائے دین کی اولاد اشاعت سے روگردانی کیوں کررہی ہے؟

جواب: میرے نزدیک معاشرہ کا سب سے زیادہ مظلوم طبقہ علمائے کرام کا ہے جو اس وقت اپنے اور غیر مسلموں کی ہر طرف سے ہر قسم کی باتوں کو برداشت کررہا ہے جو ہم اپنے علماء کی خدمت کرتے ہیں وہ کسی بھی اعتبار سے ایک خاندان کے گزارے کے لائق نہیں ہے معاشی پریشانیوں کی وجہ سے ان کی اولاد اس پہلو سے کنارہ کشی کررہی ہے تربیت کے حوالے سے بھی علماء قصوروار ہیں۔

سوال: آپ کی بیماری کی موجودہ کیفیت کیسی ہے؟

جواب: میں ہر وقت بیڈ پر لیٹا رہتا ہوں نہ خود نیچے اتر سکتا ہوں اور نہ ہی چلنے پھرنے کی سکت ہے یہ عرصہ 20 سال پر محیط ہے مسلسل لیٹنے کی وجہ سے جسم پر زخم بن چکے ہیں اپنی مرہم پٹی خود کرتا ہوں میرا نیچے والا حصہ ریڑ کی ہڈی ٹوٹنے کی وجہ سے بالکل ناکارہ ہوچکا ہے مگر میں نے محنت سے کام کرنے سے پیچھے نہیں ہٹا اپنی بیماری کی وجہ سے ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا شکر اور تبلیغ وتربیت کا مشن جاری رکھا ہے دعا کریں اللہ تعالیٰ میری جدوجہد کو شرف قبولیت سے نوازے۔ آمین

سوال: قارئین تنظیم اہلحدیث کے لیے آپ کا پیغام کیا ہے؟

جواب: میں ادارہ کا مشکور ہوں جس نے میری حوصلہ افزائی فرمائی جماعت کا ہر فرد خود بھی محنت سے کام کرے اور قرآن وحدیث کی دعوت کو پھیلانے کے لیے اپنے گھروں میں دینی لٹریچر کو عام کیا جائے اور دوسروں کی اصلاح کے لیے ہمہ وقت کوشش کی جائے۔

☆......☆......☆

دعا

• جس کا خدا پر یقین نہ ہو، اس کا دعا پر کیوں یقین ہوگا۔ دعا دراصل ندا ہے، فریاد ہے، مالک کے سامنے التجا ہے، اپنی فانی اور محدود زندگی کی کسی اُلجھن سے نکلنے کے لیے۔ بچہ بیمار ہو جائے تو ماں کو آداب دعا خود بخود آجاتے ہیں۔ جہاز خطرے میں ہو تو مسافروں کو دعا سکھانے کی ضرورت نہیں پڑتی۔ دعا ان کے دل سے نکلتی ہے، بلکہ ان کی آنکھ سے آنسو بن کر ٹپکتی ہے۔ دعا کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ جہاں دعا مانگنے والا ہے، وہیں دعا منظور کرنے والا ہے۔ دعا الفاظ کی محتاج بھی ہے اور الفاظ سے بے نیاز بھی۔ دعا منظور فرمانے والا خود ہی انداز عطا فرماتا ہے۔ ہاتھ اٹھانا بھی دعا ہے، تکتی نگاہ کا اٹھنا بھی دعا ہے۔

دعا پر اعتماد، ایمان کا اعلیٰ درجہ ہے۔ یہ بڑے نصیب کی بات ہے کہ انسان دعا کا سہارا ہاتھ سے نہ جانے دے۔ جب کسی قوم یا فرد کا دعا سے اعتماد اٹھ جائے تو آنے والا وقت مصیبت کا زمانہ ہوتا ہے، گناہ اور ظلم انسان سے دعا کا حق چھین لیتے ہیں!

دعا مانگنا شرط ہے، منظوری شرط نہیں۔ اللہ کریم کے پاس مکمل اختیار ہے، چاہے تو گنہگار کی دعا منظور فرمالے، نہ چاہے تو پیغمبر کی دعا بھی منظور نہ فرمائے۔ ان حالات میں دعا کا مقام کیا رہ گیا؟ دعا کا یہی مقام ہے کہ انسان تقرب الٰہی کی خواہش کو کمزور نہ ہونے دے۔ دعا یہ ہے کہ اللہ ہمیں اپنی رحمت سے مایوس نہ ہونے دے۔ دعا یہ ہے کہ ہمارا دل نور ایمان سے روشن ہو، دعا یہ ہے کہ اتنا کرم نہ ہو کہ ہم اس کی یاد سے غافل ہو جائیں اور اتنا ستم بھی نہ ہو کہ ہم اس کی رحمت سے مایوس ہو جائیں۔ دعا یہ ہے کہ اللہ ہمیں منظور ہونے والی دعاؤں کی آگہی عطا فرمائے اور وہ دعائیں جن پر باب قبول بند ہو، ان کی توفیق عطا نہ فرمائے۔ انسان اکثر ان چیزوں کو پسند کرتا ہے، جو اس کے لیے نقصان دہ ہیں اور اکثر ان چیزوں کو ناپسند کرتا ہے جو اس کے لیے مفید ہیں۔ ہم اپنی پسند کی چیزیں مانگتے ہیں اور جب وہ حاصل نہیں ہوتیں، تو ہم شور مچاتے ہیں حالانکہ ان کا حاصل نہ ہونا ہی ہمارے لیے مفید ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ مسنون دعائیں مانگی جائیں۔ ہمیں دعاؤں کی تعلیم دی گئی ہے۔ بچے کے پیدا ہونے سے لے کر میت کے دفن کرنے تک ہر مقام پر دعا کا طریقہ کار بتایا گیا ہے۔

بس بات اتنی سی ہے کہ ہم اُس سے اُس کے تقرب کے علاوہ سب کچھ مانگتے رہتے ہیں، اور پھر گلہ کرتے ہیں کہ دعا منظور نہیں ہوتی۔ ہم دوسروں کی تباہی اور ہلاکت کی دعا مانگتے ہیں، کیسے منظور ہو؟ بہرحال جب تک زندگی ہے دعا رہے گی۔ دعا آہ ہے، فریاد ہے، شب تاریک کی تنہائیوں میں ٹپکنے والا آنسو بھی دعا ہے۔ سرنیاز کا بے نیاز کے سامنے جھک جانا بھی دعا ہے۔ کسی بے بس کی نگاہ کا خاموشی سے سُوئے فلک اٹھنا بھی دعا ہے بلکہ مضطرب دل کی دھڑکن بھی دعا ہے۔ روح کی مخلصانہ آرزو بھی دعا ہے۔ ہم کسی کی دعا کی تاثیر ہیں۔ ہماری دعائیں کسی اور زمانے کو اثر دیں گی، منظور ہو یا نامنظور، دعا بدستور جاری رہنی چاہیے۔ قوم کے ہر فرد کو قوم اور ملک کی سرفرازی کی دعا کرنی چاہیے۔ [انتخاب: وقار عظیم بھٹی میر محمدی]

میثاق مدینہ

عبدالرشید عراقی

(قسط نمبر:1)

قرآن مجید میں لفظ میثاق، مِیثَاقًا، مِیثَاقَکُمْ، مِیثَاقِهٖ، مِیثَاقَهُمْ آیا ہے۔

1۔مِیثَاقُ کے معنی ہے ''وعدہ''

واذا اخذنا میثاق بنی اسرائیل لاتعبدون الا اللہ۔[البقرہ:83]

''اور جب ہم نے بنی اسرائیل سے وعدہ لیا کہ تم اللہ کے سوا دوسرے کی عبادت نہ کرو۔''

2۔مِیثَاقًا: وَكَيْفَ تَأْخُذُونَهُ وَقَدْ أَفْضَىٰ بَعْضُكُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ وَأَخَذْنَ مِنكُم مِّيثَاقًا غَلِيظًا۔ [النساء:21]

حالانکہ تم ایک دوسرے سے مل چکے ہو اور ان عورتوں نے تم سے مضبوط عہدوپیمان لے رکھا ہے۔''

3۔مِیثَاقَکُمْ: وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَكُمْ لَا تَسْفِكُونَ دِمَاءَكُمْ [البقرہ:۸۴] اور جب ہم نے تم سے وعدہ لیا کہ آپس میں خون نہ بہاؤ

4۔مِیثَاقِهٖ: وَالَّذِينَ يَنقُضُونَ عَهْدَ اللَّهِ مِن بَعْدِ مِيثَاقِهِ [رعد ۲۵] اور جو اللہ کے عہد کو اس کی مضبوطی کے بعد توڑ دیتے ہیں۔

5۔مِیثَاقَهُمْ: وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ [احزاب ۷] جب کہ ہم نے تمام نبیوں سے عہد لیا۔[ترجمہ مولانا محمد بن ابراہیم جوناگڑھی]

قرآن مجید میں میثاق کا لفظ 10 بار، مِیثَاقًا 3 بار، مِیثَاقَکُمْ 4 بار، مِیثَاقِهٖ 3 بار اور مِیثَاقَهُمْ 3 بار استعمال ہوا ہے۔

آنحضرت ﷺ کی ہجرت:

جب کفار مکہ کی ایذا رسانیوں میں دن بدن اضافہ ہوتا گیا تو کفار مکہ نے دارالندوہ میں مکہ کے تمام قبائل کا اجلاس بلایا اور اس میں متفقہ یہ قرارداد پیش کی کہ آنحضرت ﷺ کو قتل کر دیا جائے۔ چنانچہ یہ قرارداد بالاتفاق منظور کر لی گئی اور اس کے بعد آپ ﷺ کے مکان کا گھیراؤ کر لیا گیا اور دوسری طرف اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی رسول اللہ ﷺ کو مطلع کر دیا گیا۔

صاحب الرحیق المختوم مولانا صفی الرحمان مبارکپوریؒ لکھتے ہیں کہ ''جب نبی ﷺ کے قتل کی مجرمانہ قرارداد طے ہو چکی تو حضرت جبریل علیہ السلام اپنے رب تعالیٰ کی وحی لے کر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ کو قریش کی سازش سے آگاہ کرتے ہوئے بتلایا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہاں سے روانگی کی اجازت دے دی ہے اور یہ کہتے ہوئے ہجرت کے وقت کی تلقین بھی فرما دی۔[الرحیق المختوم صفحہ 253]

2 شنبہ 8 ربیع الاول 14 نبوی یعنی سن 1 ہجری 23 ستمبر 622ء کو آپ ﷺ قبا میں وارد ہوئے۔ اس دن رسول اللہ ﷺ کی عمر مبارک بغیر کسی کمی بیشی کے 53 سال ہوئی تھی 13 ربیع الاول 1 ہجری جمعہ کا دن تھا نبی ﷺ قبا سے سوار ہو کر بنی سالم کے گھروں تک پہنچے تھے کہ جمعہ کا وقت ہو گیا یہاں سو آدمیوں کے ساتھ جمع پڑھایا یہ اسلام میں پہلا جمعہ تھا۔[رحمۃ للعالمین 86/1 مطبوعہ الفیصل لاہور]

مکہ اور مدینہ کے حالات کا مقابلہ:

جب آنحضرت ﷺ مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لے گئے تو مدینہ کے حالات مکہ کے مقابلہ میں مختلف تھے مکہ میں جو لوگ آباد تھے وہ سب کے سب بت پرست تھے اور اپنے اس مذہب میں بہت سخت تھے اور مدینہ میں یہودی وعیسائی بت پرست بھی تھے یہود کے کئی قبائل آباد تھے اور مالی لحاظ سے ان کی حالت بہت اچھی تھی تجارت بھی کرتے تھے اور سودی لین دین بھی۔

علامہ قاضی محمد سلیمان منصور پوریؒ کہتے ہیں کہ ''مکہ میں صرف ایک قوم قریش کی زوردار حکومت تھی اور سب کا مذہب بھی (زیادہ تر) بت پرستی مدینہ مختلف اقوام اور مذاہب کا مجموعہ تھا وہاں بت پرست بھی تھے اور یہودی بھی اور کم تعداد میں عیسائی بھی یہودیوں کے کئی زبردست قبیلے بنونضیر، بنوقینقاع، بنوقریظہ تھے جو اپنے جداگانہ قلعوں میں رہا کرتے تھے یہ تجارت اور سودخوری کی وجہ سے بہت مالدار تھے۔''

جب سے خدا کے برگزیدہ نبی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے وعظ میں یہود کو یہ بشارت سنائی تھی کہ خدا موسیٰ کے بھائیوں میں سے موسیٰ جیسا نبی پیدا کرے گا اس وقت سے یہود امید کیے ہوئے تھے اور اسی امید پر مدینہ میں ٹھہرے ہوئے تھے کہ نبی اسماعیل میں پیدا ہونے والا نبی یہود کے قومی ادبار کو دور کرنے والا، ان کی گزشتہ شان وشوکت، حکومت وسلطنت کو دوبارہ زندہ کرنے والا ہوگا اور جب سے یہود کو شام سے نکال دیا گیا اور ذلت وغلامی کے گڑھے میں ڈال دیا گیا تھا اس وقت سے نبی موعود کے ظہور پر ان کی آنکھیں اور بھی زیادہ لگی ہوئی تھیں۔ (جاری ہے)

تربیت میں تعلیمی ادارے کا کردار

محمد اسحاق حقانی،
مدرس جامعہ اہلحدیث لاہور

آج تعلیمی ادارے جس شکل صورت میں موجود ہیں یہاں تک پہنچنے میں صدیوں کے تجربات اور تعلیمی مراحل کا دخل ہے ابتداء میں بچے والدین اور معاشرہ سے تمام چیزیں سیکھتے ہیں جو کچھ ان کے سامنے ہوتا ہے اس کی نقل کرتے یا اس پر غور کرتے لیکن دینی تربیت میں بنیاد اول بنا اس لیے کہ دین نے پہلی بنیاد عبادت الٰہی پر رکھی اور پھر اس کے لیے انبیاء کرام کے ذریعے ان کا اسوہ اور طریق عمل سامنے آیا جس کو ان کے پیروں کاروں نے اپنایا اور اگلی نسل میں منتقل کیا اس طرح یہ تعلیمی سلسلہ مندوروں گرجوں اور مساجد میں چلتا رہا اور اس وقت لکھنے پڑھنے کا اتنا رواج نہ تھا بس تعلیم مشاہدے اور نقل پر تھی اس وقت تعلیم صرف بچوں ہی کے لیے نہیں تھی بلکہ امت کا ہر فرد دینی رہنماؤں کی تعلیم کو حاصل کرنا اور ایک فریضہ خیال کر کے آگے پہنچانا۔ پھر جب بے عملی کا دور آیا اور اہل حق کی تعداد کم ہو گئی اہل باطل کا غلبہ ہو گیا تو پھر دینی تعلیم عبادت گاہوں تک محدود ہو گئی باقی دنیاوی تعلیم و معاشی پیشے ہر طبقہ میں موجود رہے اہل دین دنیا والوں سے کٹ کر عبادت خانوں میں پناہ گزین ہو گئے معاشی ضروریات نذرانوں اور چڑھاوؤں سے پوری کرتے عیسیٰ علیہ السلام کے پیروکاروں کا ذکر قرآن نے کیا کہ انہوں نے دنیا سے کنارہ کشی کا طریقہ اختیار کیا رضائے الٰہی کے لیے جو ہم نے ان کو نہیں کہا تھا مگر پھر اس کے آداب کا خیال نہ رکھا بہر حال یہی لوگ انبیاء اور ان کے ماننے والے انسانیت کے پہلے تعلیمی اداروں کے معلم تھے جو اپنی امتوں اور اہل و عیال کو تعلیم سکھاتے کیا تم اس وقت موجود تھے جب یعقوب علیہ السلام کو موت آئی تو انہوں نے اپنے بیٹوں کو کہا کہ تم میرے بعد کس کی عبادت کرو گے۔ [البقرہ:122]

لقمان کی اپنے بیٹے کو تعلیم کا قرآن نے ذکر کیا ہے۔

مدرسہ خاتم الرسل:

ہجرت سے پہلے دار ارقم پہلا مدرسہ تھا ہجرت کے بعد مسجد نبوی پہلی درسگاہ بنی یہاں چھوٹے بڑے مرد عورتیں تعلیم پاتے اس مدرسہ کا ہاسٹل بھی تھا جہاں مسافر اور اصحاب صفہ مقیم تھے وہ تعلیم کے ساتھ معاشی پیشہ بھی اختیار کرتے جب برسر روزگار ہو جاتے تو شادی کر لیتے اپنا مکان بنا کر وہاں منتقل ہو جاتے۔

لیکن اپنے تعلیمی ادارے کے ساتھ رابطہ برقرار رکھتے نماز کے اوقات میں حاضری دیتے اور تعلیمی مواعظ سے مستفید ہوتے بعض دفعہ تفریحی پروگرام بھی مسجد میں ہوتے جیسا کہ نبی ارفدہ نے شمشیر زنی کا مظاہر کیا صحابہ خوش طبعی بھی کرتے اس طرح عبادت گاہ کے ساتھ تعلیمی ادارہ بھی تھا یہاں تک عمرؓ بن خطاب کے دور میں حکومت میں با قاعدہ تعلیمی سلسلہ قائم ہو گیا اور ہفت روزہ رخصت مقرر کی تاکہ جمعہ کے لیے تیاری کی جاسکے اس طرح اہل خیر نے تعلیمی ادارے قائم کیے اور معلمین کے معاشی مسئلہ کے لیے وظائف کا اجرا کیا اس کے ساتھ دین کے معاون علوم بھی پڑھائے جاتے۔

عباسی دور کے تعلیمی ادارے:

دمشق میں بہت بڑا تعلیمی ادارہ قائم ہو گیا جس کے تحت بہت سے مدارس تھے جہاں ہزاروں طلبہ فائدہ اٹھاتے ملک ظاہر نے جو مدرسہ قائم کیا وہ ظاہریہ کے نام سے مشہور ہوا۔ اس طرح نور الدین نے مدرسہ نوریہ بنایا ان مدارس میں تعلیم پر حکومت کا کنٹرول ہی نہیں ہوتا تھا بلکہ علماء اپنی صوابدید کے مطابق تعلیم دیتے۔

موجودہ تعلیمی ادارے:

دس صدیوں تک پرانا نظام چلتا رہا مغربی استعمار نے اپنے اغراض کے لیے ایک مربوط نظام قائم کیا جو حکومت کے مقرر کردہ اہداف کے مطابق تھا تاکہ وہ عسکری تربیت کے ساتھ معیشت پر بھی کنٹرول حاصل کرے یہ تعلیمی ادارے ایسے افراد تیار کرتے جو حکومتی پالیسی کو آگے بڑھاتے اور حکومتی حمایت میں اضافہ کا سبب بنے۔ تاکہ ملک بدامنی کا شکار نہ ہو شہری ایک دوسرے کے حقوق کا خیال رکھیں پہلے پہل استعمار نے لوگوں کے دینی و مذہبی معاملات میں کوئی دخل اندازی نہ کی مگر اب تعلیمی ادارے صرف معاشی مشینیں بن کر رہ گئے ہیں۔ عقیدہ اور عمل کی اصلاح کے لیے کچھ نہیں کیا جاتا ترقی کے نام پر مذہب سے دور کیا جاتا ہے جدید ذرائع ابلاغ ٹی وی انٹرنیٹ موبائل کو فحاشی عریانی کی تعلیم پر لگا دیا گیا ہے جب کہ مسلمان حکومت کے پیش نظر تعلیمی اداروں سے مقصود ایسی نسل تیار کرنا ہے جو انفرادی اور اجتماعی لحاظ سے اعلیٰ اخلاق سے آراستہ اور احکام دین کی پابند ہو۔ ☆......☆......☆

جماعتی خبریں

جامعہ سلفیہ فیصل آباد کا منفرد اعزاز

تمام جماعتی اور تعلیمی حلقوں میں یہ خبر نہایت مسرت کے ساتھ پڑھی جائے گی کہ جامعہ سلفیہ فیصل آباد کے طلبہ نے محکمہ اوقاف فیصل آباد ڈویژن کے تحت منعقد ہونے والے مقابلہ حفظ القرآن اور مقابلہ حسن قرأت کے تمام مراحل میں اول پوزیشن حاصل کر کے جماعت اور جامعہ سلفیہ کی نیک نامی میں اضافہ کیا۔ مرحلہ وار نتائج کی تفصیل درج ذیل ہے۔

مقابلہ حفظ القرآن الکریم:

اس مقابلہ میں عمر کی حد 25 سال تک مقرر تھی۔

☆ سپارہ نمبر 1 تا 30 تک	ارسلان عبدالشکور	پہلی پوزیشن
☆ سپارہ نمبر 1 تا 10 تک	ضیاء الرحمن یزدانی	پہلی پوزیشن
☆ سپارہ نمبر 1 تا 5 تک	عمر انوار	پہلی پوزیشن

مقابلہ حسن قرأت:

☆ 16 سال سے کم عمر کے مقابلہ جات میں قاری خبیب الرحمن نے پہلی پوزیشن حاصل کی۔

☆ 16 سال سے زائد عمر کے مقابلہ جات میں قاری منظور احمد نے دوسری پوزیشن حاصل کی۔

جامعہ کی انتظامیہ، اساتذہ اور طلبہ نے جہاں ان طلبہ کو مبارکباد پیش کی، وہاں دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ان طلباء کو جامعہ اور جماعت کا نام مزید روشن کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین

جامعہ سلفیہ فیصل آباد کا منفرد اعزاز

تمام جماعتی اور تعلیمی حلقوں میں یہ خبر نہایت مسرت کے ساتھ پڑھی جائے گی کہ لیاقت ٹاؤن فیصل آباد میں منعقد ہونے والے تقریری مقابلہ بعنوان "کیا اسلام بزور تلوار پھیلا" میں جامعہ سلفیہ کے طلباء نے تینوں پوزیشن حاصل کر کے جامعہ کا سر فخر سے بلند کر دیا۔ اس مقابلہ میں تقریباً 50 سے زائد طلباء نے مختلف مدارس سے شرکت کی۔ پوزیشن ہولڈرز طلباء کے نام درج ذیل ہیں۔

☆ بلال عبداللہ	پہلی پوزیشن
☆ عظیم اختر	دوسری پوزیشن
☆ ارسلان عبدالشکور	تیسری پوزیشن

جامعہ کی انتظامیہ، اساتذہ اور طلباء جہاں ان کو مبارکباد پیش کرتے ہیں وہاں دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو مزید ترقی عطاء فرمائے۔ آمین

قاری محمد صادق رحمانی کو صدمہ

قاری محمد صادق رحمانی کے ماموں زاد بھائی طویل علالت کے بعد 26 جنوری بروز منگل نماز ظہر کے بعد انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نیک سیرت، خوش اخلاق، ملنسار آدمی تھے وہ ہمیشہ صلہ رحمی کرنے والے آدمی تھے ان کی نماز جنازہ میں ایک کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔ نماز جنازہ مرحوم کے آبائی گاؤں 17L رینالہ خورد کے امام مسجد نے پڑھائی اور دوسری مرتبہ قاری محمد صادق رحمانی نے پڑھائی۔ قارئین سے گزارش ہے کہ وہ مرحوم کے لیے دعائے مغفرت کریں اور لواحقین کے لیے صبر جمیل کی دعا کریں۔

[شریک غم: خالد محمود صادق 0301-4671181]

علامہ پروفیسر ابراہیم خادم قصوری کے ماہ فروری میں خطبات

مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان کے مرکزی ڈپٹی سیکرٹری جنرل خطیب پاکستان پروفیسر ابراہیم خادم قصوری ماہ فروری 2010ء سے بسلسلہ شان مصطفیٰ مرکز اسلام جامعہ ابراہیمیہ کنگن پور ضلع قصور میں درج ذیل اہداف پر خطبات جمعۃ المبارک ارشاد فرمائیں گے۔

(5 فروری: ہجرت مصطفیٰ) (12 فروری: مدینہ منورہ میں آقائے نامدار) (19 فروری: دعائے خلیل اور نوید موسیٰ) (26 فروری: ولادت مصطفیٰ ﷺ) (5 مارچ: شان مصطفیٰ) (12 مارچ: اخلاق مصطفیٰ ﷺ)

خطبات 12:30 بجے شروع ہوں گے۔ مستورات کے لیے پردے کا انتظام ہوگا۔ تبلیغی اجلاسات اور کانفرنسوں کے لیے علامہ خادم قصوری کا رابطہ فون نمبر: 0346-4380942/0300-6596434

[طالب دعا: مولانا اسحاق خادم قصوری ایم اے اردو اسلامیات، بی ایڈ پنجاب یونیورسٹی کنگن پور]

دعوۃ اکیڈمی بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد

داخلہ برائے تربیت ائمہ وخطباء کورس نمبر 71 درخواستیں مطلوب ہیں۔

کورس کا آغاز یکم فروری 2010 سے ہوگا اور یہ 30 اپریل 2010ء تک جاری رہے گا۔

شرائط داخلہ:

1: کسی دینی تعلیمی ادارے سے کم ازکم آٹھ سالہ درس نظامی (الشھادۃ العالمیۃ) یا ایم اے عربی/اسلامیات

2: امامت، خطابت یا تدریس سے وابستگی یا دلچسپی۔ 3: عمر کم ازکم 25 سال

4: تین ماہ تک مسلسل اکیڈمی میں کل وقتی قیام/حاضری پر آمادہ ہو۔

ضروری ہدایات:

1: قیام وطعام کا انتظام اکیڈمی کے ذمہ ہوگا۔

2: درخواست سادہ کاغذ پر دی جاسکتی ہے جس میں نام، ولدیت، تاریخ پیدائش، عمر ازدواجی حیثیت، تعلیمی قابلیت اور مکمل مراسلاتی پتہ اور فون نمبر واضح طور پر درج ہونا ضروری ہے۔

3: درخواست کے ساتھ ا: تعلیمی اسناد کی مصدقہ نقل۔

ب: قومی شناختی کارڈ کی مصدقہ نقل ج: دوعدد پاسپورٹ سائز حالیہ مصدقہ تصاویر کا منسلک ہونا ضروری ہے۔

4: سرکاری ونیم سرکاری اداروں سے تعلق رکھنے والے حضرات اپنے اداروں کے توسط سے درخواست ارسال کریں۔

5: نامکمل اور شرائط پر پوری نہ اترنے والی درخواستوں پر غور نہیں کیا جائے گا

6: تربیت ائمہ کے سابقہ پروگراموں کے شرکاء دوبارہ داخلے کے اہل نہیں ہیں اور قطعاً دوبارہ درخواست نہ دیں۔

طاہر صدیق

انچارج شعبہ تربیت ائمہ وخطباء مساجد

051-9261751.4,2854860

فیکس: 051-2261648 پوسٹ بکس نمبر 1458 فیصل مسجد، اسلام آباد

حافظ محمد یحییٰ عزیز میر محمدیؒ فری ڈسپنسری

احباب گرامی کی اطلاع کے لیے تحریر ہے کہ جناب سید عبدالقیوم غزنوی حفظہ اللہ واپس تشریف لے آئے ہیں۔ اللہ کے فضل سے ڈسپنسری کی نگرانی کا فریضہ باعدگی سے انجام دے رہے ہیں۔ پھول نگر کے علاوہ قریب وجوار کے پچاس، پچپن دیہات سے لوگ فیض یاب ہورہے ہیں۔ معاونین اللہ کی رضا کے لیے حسب معمول سرپرستی جاری رکھیں اللہ ہم سب کے لیے اسے صدقہ جاریہ بنائے رکھے بیماروں کو شفادے اور معاونین کو احسن الجزا فی الدارین خیر اسے نوازے۔ آمین اللہ تعالیٰ محترم حافظ محمد یحییٰ عزیز میر محمدی کے درجات بلند فرمائے اور ادارہ اصلاح امت سے تبلیغ وتربیت دین کے چشمے جاری رکھے۔ تاکہ یہ ایمانی فیض بھی جاری رہے۔ آمین

جامع مسجد لسوڑی والی کے طالبعلم کا اعزاز

المدرسۃ العالیۃ تجوید القرآن جامع مسجد لسوڑی والی لاہور کے طالبعلم نوید الرحمٰن بن لطیف الرحمٰن اور سیف الرحمٰن بن حق نواز نے اول اور سوم پوزیشن حاصل کی، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان طلباء کو ضلعی اور صوبائی مقابلوں میں کامیابی سے نوازے۔

[منجانب: انجمن محمدیہ رجسٹرڈ جامع مسجد لسوڑی والی لاہور]

حکمران یہودیوں کی فرمائشیں پوری کرکے، اللہ کو ناراض نہ کریں: سلیم شاہد

جماعت اہلحدیث پنجاب کے امیر میاں محمد سلیم شاہد نے کہا ہے کہ یہودیوں کے مطالبات تسلیم کرنے کے باوجود وہ کبھی بھی مسلمان حکمرانوں سے راضی نہیں ہوں گے بلکہ ایک کے بعد دوسرا اور پھر تیسرا مطالبہ پیش کرتے جائیں گے انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کی مقدس کتاب قرآن پاک نے واضح طور پر اس ساری صورت حال کا نقشہ کھینچا ہے اور درپیش مسائل کا حل بھی بتایا ہے انہوں نے کہا کہ اس وقت ملک میں مہنگائی، چوریاں، ڈاکے، دہشت گردی اور عدم تحفظ اس وجہ سے ہے کہ ہم نے اس مقدس کتاب کو چھوڑ دیا جو قدم قدم پر ہماری رہنمائی کرتی ہے انہوں نے کہا کہ حکمران یہودیوں کی فرمائشیں پوری کرکر کے تھک جائیں گے لیکن انہیں مطمئن اور دوست نہیں پاسکیں گے انہوں نے کہا کہ اس سلسلہ میں قرآن پاک ہماری مکمل رہنمائی کرتا ہے اور ہمیں بتاتا ہے کہ یہودیوں کی نہیں اللہ تعالیٰ کی بات مانوں اور اس پر عمل پیرا ہو جاؤ پھر دیکھو اللہ تعالیٰ کی رحمت کے دروازے قوم کے لیے کس طرح کھل جاتے ہیں انہوں نے کہا کہ بارش کا نہ برسنا، یہ ایک بہت بڑا عذاب الٰہی ہے اور اب اس عذاب الٰہی سے بچنے کی صرف ایک ہی صورت ہے کہ حکمران اور عوام ایک میدان میں جمع ہو کر اللہ رب العزت سے اپنے گناہوں کی معافی مانگیں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے سے تمام مسائل اور مشکلات حل ہو جائیں گی۔

ضرورت رشتہ

ایک زمیندار عالم دین زرعی وشہری جائیداد کے مالک دینی مدرسہ کے مہتمم عمر 38 سال کو عقد ثانی کے لیے عالمہ یا پڑھی لکھی خاتون کے رشتہ کی ضرورت ہے۔ [رابطہ: 0332-6233873]

WEEKLY LAHORE
TANZEEM AHL-E-HADITH
فون ہیڈ کوارٹر (042) 5854010
فون دفتر اعلیٰ (042) 6581025 تنظیم اہلحدیث
C.P.L - 104

سلف صالحین کے طریق کار کا علمبردار

جامعہ کے طلباء کے لیے سعودی یونیورسٹیوں میں اعلیٰ تعلیم کے مواقع

جامعہ اہلحدیث لاہور

تعارف جامعہ اہلحدیث چوک دالگراں لاہور الحمدللہ اپنے تعلیمی معیار اور قابل اساتذہ کے لحاظ سے انفرادی حیثیت کا حامل ہے۔ جس میں 28 قابل اور محنتی اساتذہ تعلیمی فرائض سرانجام دینے پر مامور ہیں۔

قائم کردہ حضرت العلام حافظ عبداللہ محدث روپڑیؒ و رئیس المناظرین حضرت مولانا عبدالقادر روپڑیؒ، تاسیس اول 1914ء شہر روپڑ ضلع انبالہ تجدید تاسیس 1949ء لاہور۔

شعبہ جات جامعہ ہذا نو شعبوں پر مشتمل ہے۔(۱) تحفیظ القرآن الکریم (۲) درس نظامی (۳) وفاق المدارس السلفیہ (۴) دار الافتاء (۵) تصنیف والتالیف (۶) تقابل ادیان (۷) دعوت والارشاد (۸) کمپیوٹر لیب (۹) طب اور اس کے ساتھ ساتھ بی اے تک عصری تعلیم کا معقول بندوبست۔

سالانہ اخراجات جامعہ کا سالانہ خرچہ جس میں طلبہ کے قیام وطعام، ادویات، صابون، اساتذہ کرام اور ملازمین کی تنخواہوں سمیت تقریباً 55 لاکھ روپے سے تجاوز کر چکا ہے جو اللہ کے فضل وکرم اور احباب کے تعاون سے پورا ہوتا ہے۔

ترسیل زرکاپتہ اکاؤنٹ نمبر 7066-7 یونائیٹڈ بنک برانڈرتھ روڈ لاہور پاکستان

صدقہ جاریہ میں حصہ لینے والے حضرات متوجہ ہوں

جامعہ اہلحدیث کے طلباء کے تدریسی و رہائشی کمرہ جات کی بیسمنٹ کی تعمیر کے لیے مندرجہ ذیل میٹریل کی ضرورت ہے۔

(۱) 22 ٹن سریا (۲) 1900 بوری سیمنٹ (۳) 80 سینکڑے کرش بجری جو کہ 12 ٹرک بنتے ہیں (۴) 50 سینکڑے ریت جو کہ 10 ٹرک بنتے ہیں اس کے علاوہ لیبر کے اخراجات تقریباً 12 لاکھ روپے ہیں

[مخیر احباب اس کی تعمیر میں حصہ لیکر صدقہ جاریہ بنائیں: جزاکم اللہ]

ترسیل زر برائے تعمیر اکاؤنٹ نمبر 8-9331-010 یونائیٹڈ بنک برانڈرتھ روڈ لاہور پاکستان

منجانب: حافظ عبدالغفار روپڑی ناظم اعلیٰ جامعہ اہلحدیث چوک دالگراں لاہور
فون: 042-7656730 موبائل: 0300-9476230